سرِ عرشِ بریں ہیں نقشِ پائے مصطفےٰ روشن
زمیں کے سر کی زینت ہے عمامہ سبز گنبد کا

کلیدِ فردوس

(مجموعۂ نعت)

پیرزادہ حمید صابری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کہہ دو یہ ظلمتوں سے کہ پہچان لیں ہمیں
ہم وہ ہیں، جن پہ رحمتِ یزداں کا ہے نزول
ہم پر سلام عرش سے آئے نہ کیوں حمیدؔ
ہم فرشِ کائنات پہ ہیں شاعرِ رسولؐ

کلیدِ فردوس

Marfat.com

زیرِ ترتیب دیگر کتب:

جمالِ محمدؐ (نعتیہ مجموعہ)

مہرِ جہاں تاب (نعتیہ مجموعہ)

نام تمھارا خوشبو ٹھہرا (غزلیات)

محرابِ سخن (غزلیات)

سلام ومناقب

میرا دیس میرے گیت

Marfat.com

قُوْلُوْ لِلنَّاس حَسْناً

کلیدِ فردوس

(نعتیہ کلام)

پیرزادہ حمید صابری

الاشراق، لاہور

Marfat.com

111199

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

نام کتاب: کلیدِ فردوس

شاعر: پیرزادہ حمید صابری

مُرتبین: رشید احمد میر، سلمان شاہ، عظمیٰ شاہ، فرخ شاہ
عدنان علی شاہ، غفران حسن شاہ

تاریخِ اشاعت اول: جنوری ۲۰۱۰ء

کمپوزنگ: الاشراق کمپوزنگ سنٹر، لاہور

سرورق: حمدان گرافکس، لاہور

ناشر: الاشراق پبلی کیشنز-۶ نور چیمبرز، بنگالی گلی،
گنپت روڈ، لاہور- 0321-4722964

بہ اشتراک: تمثال پبلی کیشنز، ساہیوال-لاہور

ہدیہ: -/[redacted]وپے

تقسیم کار:

تمثال پبلی کیشنز، لاہور-ساہیوال- 0300-9690725

خالد بک ڈپو، صدر بازار، ساہیوال- 040-4464324

المسعود نیوز ایجنسی، جناح روڈ، ساہیوال- 040-4227647

عمران بک ڈپو، صدر بازار، ساہیوال- 040-4466778

Marfat.com

انتساب

اپنی پیاری امی جان کی اس مقدس آرزو کے نام
کہ اگر ہم حضور پرُ نور، نبی اکرمؐ کے زمانہ☆ میں ہوتے
تو اپنی ہر صبح کا آغاز
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے کیا کرتے

پیرزادہ حمید صابری

☆ یہاں زمانہ سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ ہے

Marfat.com

سرِ عرشِ بریں ہیں نقشِ پائے مصطفیٰ روشن
زمیں کے سر کی زینت ہے عمامہ سبز گنبد کا

Marfat.com

◉

اے ماں غمِ فراق نے دل پر کیا جو وار
آنکھوں سے اشکِ درد کا پھوٹا ہے آبشار

پیوست رُوح میں ہوئے بیتابیوں کے خار
ڈھلنے لگا ہے کرب کے صحرا میں لالہ زار

صورت تری نگاہوں میں پھرتی ہے دم بدم
ڈستا ہے پھر بھی تیری جدائی کا دل کو غم

دل پر اثر ہے تیرے بچھڑنے کا اس قدر
صورت کوئی قرار کی آتی نہیں نظر

Marfat.com

میرا تڑپنا اور بلکنا بھی آ کے دیکھ
تنہائیوں میں رونا سسکنا بھی آ کے دیکھ

اے ماں تری تلاش، تری جستجو میں ہوں
تنہا غموں کی بہتی ہوئی آب جو میں ہوں

سن لے مری پکار، میں تیرے نثار آ
اے ماں تجھے قسم ہے مری ایک بار آ

بیٹے کا آ کے اپنے ذرا حالِ زار دیکھ
آتی ہے کیسے زد میں خزاں کے بہار دیکھ

کس طرح پھول ہوتے ہیں خالی مہک سے، دیکھ
کس طرح ٹوٹتے ہیں ستارے فلک سے، دیکھ

Marfat.com

[stamp]

بے چین میں ہوں ماہیِ بے آب کی مثال
تیرے بغیر جینا ہوا ہے مجھے محال

اب کوئی بھی یہ کہتا نہیں جلدی آئیو
ہاں دوپہر کو وقت پہ کھانا بھی کھائیو

سلمانؔ مضمحل ہے تو عظمیٰؔ ہے بے قرار
فرّخؔ تری بہو تری رانی ہے سوگوار

عدنانؔ ہے اُداس تو غفرانؔ پر ملال
دردِ جدائی میں ترے پوتے ہوئے نڈھال

تاریخِ رُخصتی، تری، تیرا سنِ وصال
تھا اختتام چودہ سو چوبیں ہجری سال

Marfat.com

تو نے کیا تھا جب سفرِ خلد اختیار
دن پیر، نو تھی فروری، سن دو ہزار چار

ذوالحج کی سترھویں کو ترا ساتھ کھو گیا
مدغم، غمِ حسینؑ میں غم تیرا ہو گیا

تعلیم کیا جہاں کو تو قرآں کی دے گئی
بخشش کی دہر سے یہ سند ساتھ لے گئی

جنت میں فاطمہؑ کی رفاقت نصیب ہو
حق کی رِضا، نبی کی شفاعت نصیب ہو

بیٹے ترے رشیدؔ و حمیدؔ و وحیدِؔ زار
فرقت میں تیری رنج و الم کا ہوئے شکار

Marfat.com

فہرست

☆	پیرزادہ حمید صابری کی نعت گوئی	پروفیسر سلیم الرحمٰن	۱۵
☆	عکسِ شناسائی	پروفیسر مختار احمد ساقی گجراتی	۲۴
☆	کلیدِ فردوس پر ایک نظر	حضرت علامہ ذوقی مظفر نگری	۲۷
☆	ـــــــ	محترم احمد ندیم قاسمی	۳۰
	بلند نگاہ	محترمہ الحاجیہ ڈاکٹر حشمت آرا حجاب	۳۱
☆	قصہ مختصر	محترم رئیس امروہوی	۳۲
☆		محترم پروفیسر حفیظ تائب	۳۳
☆	جمال و جلال	محترم بشیر رحمانی	۳۴
☆	ـــــــ	محترم سجاد حیدر	۳۵
	حرفِ تمنا	محترم محمد اعظم خان	۳۶
	کھلی کتاب	محترم چودھری اعجاز حسین	۳۸
	حمید صابری ـــ ایک خوش آہنگ نعت گو	خالد علیم	۴۰
☆	آہنگِ سپاس	پیرزادہ حمید صابری	۴۲
☆	حمدِ ربِّ ذوالجلال		۵۳
☆	مظہرِ کبریا پر درود و سلام		۵۶
☆	یا رسول اللہ اُنظر حالنا		۵۸
☆	لکھوں جو مدحِ محمدؐ باہتمام لکھوں		۶۲
☆	لب پر کھلے جو مدحت خیر البشرؐ ـــ پھول		۶۴

Marfat.com

☆ میں ہوں نبیؐ کا کا در ہے مقدر کی بات ہے ۶۶

☆ ارکانِ با معنی میں ۶۸

☆ اے جمالِ رحمت حق اے کرم پرور کرم ۷۱

☆ ریاضِ آب وگل میں سرورِ دُنیا و دیں آئے ۷۳

☆ جو گدا بن کر شہِؐ کونین کے در پر گیا ۷۵

☆ اپنے بیگانوں پہ شفقت ہے تمھاری یا نبیؐ ۷۷

☆ مداوائے غمِ دوراں محبت ہے محمدؐ کی ۸۰

☆ مہرباں جب مرا خدا ہو گا ۸۲

☆ عمر بھر مدحِ محمدؐ کو زباں پر رکھنا ۸۴

☆ صنعت ذو قافیتین ۸۶

☆ یوں زائرین طیبہ کا جاری سفر رہے ۸۹

☆ جب بیانِ رسولؐ ہوتا ہے ۹۱

☆ گلوں پر رنگ ونکہت پر دو عالم کی بہاروں پر ۹۳

☆ میں جو قسمت سے اُنؐ کے نگر جاؤں گا ۹۵

☆ مجھ کو محمدؐ عربی پر ہے فخر و ناز ۹۸

☆ زحمت میں ہیں رحمت کی نظر سیدؐ عالم ۱۰۰

☆ جہانِ کفر میں قندیل حق جس نے اُجالی ہے ۱۰۲

☆ رکھ لی ہے جس نے دیدۂ پرنم کی آبرو ۱۰۴

☆ جس کو نصیب سرورِؐ عالم کا پیار ہو ۱۰۶

☆ اب مری آنکھوں میں روشن ہے جمالِ شاہِؐ دیں ۱۰۸

Marfat.com

☆ غم کا علاج آپؐ ہیں غم خوار آپؐ ہیں ۱۱۱

☆ دل جب نبیؐ کی یاد میں ہوتا ہے بے قرار ۱۱۳

☆ جگا جوت دل میں وہ عشق نبیؐ کی ۱۱۵

☆ عرش کے روشن مناروں پر مرے آقاؐ کا نام ۱۱۷

☆ گلزارِ جاں پہ ہے یہ عنایت حضورؐ کی ۱۲۰

☆ اعجاز ہے یہ ذکر محبوبؐ کبریا کا ۱۲۲

☆ جب محمدؐ کی بات ہوتی ہے ۱۲۴

☆ خدائی کے والی حبیبِ خدا ہیں ۱۲۶

☆ لب پہ نعت پیمبرؐ مہکنے لگی' دفعتاً کیف میں روح ڈھلنے لگی ۱۲۹

☆ میں بھی درِ حضورؐ پہ جاؤں خدا کرے ۱۳۱

☆ خدا نے خیر الوریٰؐ کی صورت' فلاحِ نوعِ بشر کی خاطر ۱۳۳

☆ شفقت و رحم کا پیکر ہیں رسولؐ اکرم ۱۳۵

☆ وہ باغ' وہ بہار' وہ بزمِ نبیؐ کہاں ۱۳۸

☆ نبیؐ نے نقابِ حسیں جب اُٹھائی ۱۴۰

☆ جب عشق مصطفیٰؐ مرا ایمان ہو گیا ۱۴۲

☆ جب ہو نصیب آپ کا دربار دیکھنا ۱۴۴

☆ جیسے شوقِ دیدارِ طیبہ رہا ہے ۱۴۷

☆ زندہ ہوں تڑپ دید کی آنکھوں میں بسا کر ۱۴۹

☆ جس کے دیارِ دل پہ ترے غم کا راج ہے ۱۵۲

☆ اے وجہ نمودِ شمس و قمر' اے نورِ مجسم کیا کہنا ۱۵۴

Marfat.com

☆ رنجور اُنؐ کے ذکر سے مسرور ہو گئے	۱۵۶
☆ مری جبیں کو محمدؐ کا آستانہ ملا	۱۵۸
☆ جشن خیر الوریٰ ہے کیا کہنا	۱۶۰
☆ جس پر خدا کے فضل سے لطفِ رسولؐ ہو	۱۶۲
☆ آفتاب حق نے جب ڈالی ضیاء ایمان کی	۱۶۴
☆ جب سے ہے چشم شوق کو عرفاں حضورؐ کا	۱۶۷
☆ نبی الانبیاء کا نام کیا دل کی زباں پر ہے	۱۶۹
☆ جب مرے دل کو نبیؐ کا آستاں مل جائے گا	۱۷۱
☆ سورج میں چاند میں تنویر آپؐ سے	۱۷۳
☆ جب سے ملا ہے سرورِ دوراں کا در مجھے	۱۷۵
☆ جہانِ خیر و شر میں جب ہوئے خیر البشرؐ پیدا	۱۷۷
☆ موت کی بستی میں اب جینا مجھے دُشوار ہے	۱۷۹
☆ میں جذبوں میں اتنا اثر چاہتا ہوں	۱۸۱
☆ ادھر غنچے چٹکتے ہیں' اُدھر تارے دمکتے ہیں	۱۸۳
☆ زمینِ شر زدہ پر امن کے پیغام بر آئے	۱۸۵
☆ ہوئی ہے آپؐ کی جب رونمائی یا رسول اللہ	۱۸۷
☆ وہ جس کو ہوئی ہے زیارت نبیؐ کی	۱۸۹
☆ صدائے ایماں کلام تیراؐ سرورِ جاں ہے پیام تیراؐ	۱۹۱
☆ قطعات	۱۹۳
☆ غریبی آڑے آتی ہے (نعتیہ نظم)	۲۰۷

Marfat.com

پیرزادہ حمید صابری کی نعت گوئی

نعت لغوی اور لسانی حوالے سے عربی الاصل لفظ ہے جس کے معنی تعریف کرنا، مدح کرنا، ثنا کرنا، وصف بیان کرنا لیکن صنفِ سخن کے زاویہ نظر سے اس مدح و وصف کے دائرے کا مرکز ایک ایسی ہستی، ایک ایسی ذاتِ والا صفات ہے کہ جس کی صفات خالقِ کائنات بجائے خود اپنی کتاب لاریب میں بیان فرماتا ہے۔ کتابِ مبین میں کئی مقامات پر ہادیٔ برحق کو متنوع صفاتی اسمائے گرامی سے یاد فرمایا گیا ہے۔ یہ وہ ہستیِ کامل و اکمل ہے کہ جس پر پروردگارِ عالم اور اس کے ملائکہ درود و سلام بھیجتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَه‘ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِی يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيماً۔

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی پیغمبر پر درود و سلام بھیجا کرو۔ (سورۃ الاحزاب پارہ ۲۲ آیت ۵۶)

وہ ذاتِ بابرکات کہ بقول حکیم الامت حضرت علامہ اقبال ''نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر'' جو فرقان ہے، قرآن ہے، یٰس ہے، طٰہٰ ہے جو دانائے سبل ہے، ختم الرسل ہے جس نے راہ کے غبار کو وادیٔ سینا کا فروغ بخش دیا اور جس کی بارگاہِ اقدس میں جنیدؒ و بایزیدؒ جیسی جید ہستیاں نفس گم کر کے حاضر ہوتی ہیں اور جس کے مقدس دیار کو جامیؒ نسیم کے ہاتھوں پیغام دیتے ہیں اور اپنی حالتِ زار کی خبر اُس سرورِ کونین تک پہنچانے کی اِلتجا کرتے ہیں۔

Marfat.com

نسیما جانبِ بطحا گزر کن
ز احوالم محمدؐ را خبر کن

مدحتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حوالے سے اقبالؒ ایک جگہ عشقِ رسالت مآب کو دین کی اصل قرار دیتے ہیں اور مذکورہ عشق کے معدوم ومفقود ہونے کو بولہبی کہتے ہیں۔

بمصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اُو نہ رسیدی تمام بولہبی است

اور یہ حقیقت ہے کہ عشق کی رمز کو عشق والے ہی جانتے ہیں۔ نعت گوئی کے ضمن میں ضروری ہے کہ نعت رسماً نہ کہی گئی ہو بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ عقیدت اور شیفتگی اس کی بنیاد ہو۔ جہاں تک زبان و بیان کا تعلق ہے۔ نعت گوئی کی زبان پاکیزہ اور الفاظ وتراکیب آپؐ کے مرتبے اور مقام کے مطابق ہونے چاہیں اور اس کا لہجہ نرم، دھیما اور پُرسوز وپُرتاثیر ہونا ضروری ہے۔

اگر ہم گزشتہ دو دہائی قبل سامنے آنے والے مختلف نعت گووں کا ایک تعارفی جائزہ لیں تو اس ضمن میں ہمارا تعارف ایک ایسے سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہوگا کہ جو نعت گوئی کے حوالے سے اپنی ایک شناخت رکھتے ہیں۔ اس مقدس اور متبرک صنفِ سخن میں ان نغز گو شاعر نے نہایت محویت اور انہماک وخلوصِ قلب سے طبع آزمائی کی ہے اور بڑی دلجمعی اور صدقِ قلب سے اس ارفع صنف میں عمدہ اور بلیغ اشعار تخلیق کیے ہیں۔

پیرزادہ حمید صابری کی نعتوں کا مجموعہ ''کلیدِ فردوس'' ان دنوں زیرِ طبع ہے اور واثق امید ہے کہ سالِ رواں کے اختتام تک منصۂ شہود پر آ کر عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب ونظر کو منور کرے گا۔ نعتیہ حوالے سے ہی دوسرا مجموعہ ''جمالِ محمدؐ'' بھی زیرِ ترتیب

Marfat.com

ہے۔ یوں تو فاضل شاعر برس ہا برس سے شعر کہہ رہے ہیں اور حمد و نعت سوز و سلام کے علاوہ دیگر اصنافِ سخن مثلاً غزل، نظم، گیت، ملی نغمے، قطعہ، رُباعی (اُردو پنجابی) وغیرہ میں بھی ایک تسلسل کے ساتھ طبع آزمائی کر رہے ہیں اور مذکورہ اصنافِ سخن میں اکثر خوب تر اور زوددار شعر کہتے ہیں۔ مگر ان کے تمام کلام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خاص میدان نعت ہے اور ذہنی میلانات و رجحانات کے اعتبار سے مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی نہایت مرغوب و محبوب صنف ہے۔

پاکستان ٹیلی ویژن (لاہور سنٹر) کے لیے پیرزادہ حمید صابری نے نعت ہی کے حوالے سے ۱۹۹۱ء میں خصوصی پروگرام ''ہمارے حضورؐ'' کے لیے بعثتِ نبوی سے پہلے اور آپ کی تشریف آوری کے تاریخی واقعات کو منظوم پیرائے میں ترتیب دیا تھا اور یہ پروگرام بارہ حصوں پر مشتمل تھا۔ میلاد النبیؐ کے سلسلہ میں ٹیلی کاسٹ ہونے والے مختلف پروگراموں میں یہ سلسلہ بارہ یوم یعنی یکم ربیع الاول تا بارہ ربیع الاول تک ٹیلی کاسٹ ہوتا رہا اور ٹی وی کے ناظرین نے یہ سلسلہ بہت پسند کیا۔ اس پروگرام کے پروڈیوسر محترم کلیم ملک تھے۔ ۱۹۹۳ء میں کل پاکستان محفل نعت میں شاہِ جیلاں قرآت و نعت کونسل کی جانب سے فاضل نعت گو کو مذکورہ سال کا نعتیہ ایوارڈ دیا گیا اور ۱۹۹۴ء میں نعت کے حوالے سے ہی (سیالکوٹ) میں حمید صابری کی تاجپوشی کی گئی اور اسی سال ایک اور نعتیہ ایوارڈ سے بھی نوازا گیا۔

بہرحال یہ سب تو دُنیاوی باتیں ہیں۔ ان کا اصل اعزاز ان کی بلند پایہ نعت نگاری ہے۔ جو مستقبل قریب میں ان کے صاحب اسلوب نعت گو ہونے کی خبر دیتی ہے۔ پیرزادہ حمید صابری کا اصل وقار، اصل تکریم ان کے عجز و انکسار میں مضمر ہے اور عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی اصل متاعِ حیات ہے کہ اسی کے تصدق میں پیرزادہ حمید

Marfat.com

صابری ایسے خوبصورت اور خوشبوئے مدحتِ نبیؐ میں رچے بسے ہوئے گلدستے بناتے ہیں
وران گلہائے عقیدت کو وہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرنے
کا اعزاز اور شرفِ عظیم حاصل کرتے ہیں۔ کچھ گلہائے عقیدت ملاحظہ فرمائیے:

جگا جوت دل میں وہ عشق نبیؐ کی
ستاروں میں ڈھل جائے شب زندگی کی
جو بزمِ نبیؐ میں ہوا ہے چراغاں
ستاروں نے کی آرزو حاضری کی

(ماخوذ ایک پیغام ایک آرزو)

پیرزادہ حمید صابری کی قادرالکلامی کے پس منظر میں ان کا ریاض مسلسل موجود ہے۔
جو نعت گوئی میں بھی ان کی پختہ مشقِ سخن کا عکاس ہے۔[۴] اگر مختلف ادوار کی نعت نگاری (عربی'
فارسی اور بالخصوص اُردو زبان کا) تجزیاتی اور تشریحاتی نقطۂ نظر سے جائزہ لیا جائے تو ہمیں
معلوم ہوگا کہ تقریباً ہر دور میں نعت نگاروں نے نعت کے دامن کو وسعت دی۔ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ آپ کے اسوۂ حسنہ آپ کے اخلاقِ حسنہ اور آپ کی
ذاتِ بابرکات سے متعلق معجزات کو اپنے اپنے اسالیب اور انداز سے بیانِ مدحتِ شفیع
المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیع تر کیا ہے۔ اسوۂ حسنہ کا متنوع حوالوں سے ذکر' حسن
چہرہ اطہر' عاداتِ مبارکہ آپ کا غریبوں اور یتیموں کا ملجا و ماویٰ ہونا معجزاتِ نبیؐ (خصوصاً
واقعہ معراج اور واقعہ شق القمر) ولادتِ باسعادت آپ کا نبی آخرالزماں ہونا' رحمۃ للعالمین
ہونا' آپ کا شافعِ روزِ محشر ہونا' خواب میں آپ کی زیارت کی تمنا' دیدارِ حرم پاک و دیارِ نبوی
کی خواہش آپ کے عشق میں دل کی بے قراری' آپ کے آستانہ عالیہ پر سراپا عجز و نیاز بن
کر حاضری کی تمنا' گریہ زاری' گناہوں کی بخشش کی آرزو' آستانہ عالیہ پر جاروب کشی کی

Marfat.com

تمنا' نعت گو کا موضوع اور معروضی حوالے سے حالت زار بیان کرنا جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چشمِ کرم کی التجا' ذاتی حالتِ زار سے لے کر اُمتِ مسلمہ کی ناگفتہ بہ حالت کا تذکرہ ان سب عناصر کو اپنے اپنے دور کے بلند پایہ نعت گووں نے اپنے اپنے پرسوز و پرتاثیر انداز میں نعتیہ شعری پیکر میں ڈھالا ہے اور اپنے اپنے اسالیب میں اظہارِ عقیدت وارادت کیا ہے۔ یہ سب مذکورہ موضوعات ایک تسلسل کے ساتھ نعت میں سموئے جاتے رہے ہیں اور ان میں سے اکثر موضوعات نے یکجا ہو کر کلاسیکی نعت کا تعارف و شناخت وضع کی ہے۔ زیر بحث نعت گو صاحبزادہ حمید صابری نے بھی اپنے دلنشیں اسلوب میں تقریباً متذکرہ تمام موضوعات کو نعتیہ اشعار میں سمو کر اپنی نعتوں کے معیار کو برقرار رکھا ہے۔ حمید صابری نے اپنے نعتیہ کلام میں حتی الامکان اس پہلو کا التزام کیا ہے کہ موضوعات کی تکرار سے ان کے کلام میں یکسانیت نہ پیدا ہونے پائے اور اس کوشش میں وہ اکثر و بیشتر کامران رہے ہیں۔ یہاں متنوع موضوعات میں سے کچھ موضوعات پر فاضل نعت گو کے کچھ اشعار قارئین کے لیے پیش کر رہا ہوں۔

تفسیر پڑھ کے دیکھ لے اُم الکتاب کی
جس کو بھی ہو حضور کا کردار دیکھنا

ایک اور نعت سے منتخب اشعار ملاحظہ ہوں:

لکھوں جو مدحِ رسالت باہتمام لکھوں
کبھی درود لکھوں اور کبھی سلام لکھوں
ملے جو حسنِ تکلم بہ فیضِ عشق نبیؐ
کلام صادقِؐ اعظم کا لاکلام لکھوں

پیرزادہ حمید صابری اس نعت کا اختتام اساتذہ کے سے اسلوب میں بوساطتِ عجز

Marfat.com

یوں کرتے ہیں:

مرا خیال بھی محدود ہے نظر بھی حمیدؔ
میں کیسے نازشِ دارین کا مقام لکھوں

ایک اور شعر کا حسن (دوسری نعت سے ماخوذ) ملاحظہ فرمائیے:

مدد کیجیے پھر مددگارِ دوراں
مصائب میں انسان پھر مبتلا ہے

اس شعر میں صرف مسلمان کے بجائے انسان اور وہ بھی مصائب زدہ انسان کے لیے مدد کی التجا کی گئی ہے۔ انسان کا مصائب میں مبتلا ہونا اور ایسے میں ہمدگارِ دوراں سے اعانت کی التماس سے اس شعر کے کینوس کو اُجاگر کیا گیا ہے اور اس کو معنوی وسعت دی ہے۔ ایک لفظی حسن اس شعر میں "پھر" کی تکرار نے پیدا کیا ہے۔ گویا بلاغت اس شعر کی یہ ٹھہری کہ انسان خواہ وہ کسی رنگ و نسل یا مذہب و ملت سے متعلق رہا ہو مصیبت کے وقت رحمت دو جہاں نے اس کی مدد فرمائی تھی۔ اقبالؒ نے معراج کے حوالے سے ایک بڑا ہی معنی خیز شعر کہا ہے:

سبق ملا ہے یہ معراجِ مصطفےٰ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں

حمیدؔ صابری نے بھی واقعہ معراج کے حوالے سے یقیناً کئی اشعار کہے ہوں گے مگر مجھے حمیدؔ صابری کے اس شعر نے چونکا دیا۔

جب فرش سے گئے ہیں سرِ عرشِ آگہی
نوعِ بشر کی بڑھ گئی توقیر آپؐ سے

اس شعر میں نوعِ بشر کی توقیر بڑھنے میں دراصل عالم بشریت کی زد میں گردوں پائے

Marfat.com

جانے کی بازگشت ہے۔ مگر پھر بھی یہ اپنے اسلوب کے حوالے سے عام (معراج کے موضوع پر) شعروں سے بالکل ہٹ کر ہے۔ دوسری غور طلب بات مذکورہ شعر کے مصرعہ اولیٰ میں ایک ترکیب ہے یعنی ''سرعرشِ آگہی'' یہاں آگہی کا لفظ ہمیں دعوتِ فکر دے رہا ہے اور اس موضوع کی علمی بحث کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

حمیدؔ صابری کی بعض نعتوں میں کچھ اشعار ایسے بھی ملتے ہیں جن میں انھوں نے جدید طرز سے مضمون آفرینی کی ہے۔ ایسے اشعار کا توجہ اور اعتنا سے مطالعہ کیا جائے تو ہمیں شاعر کی فکری اور فنی پختگی کا علم ہوتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ شاعر نے بڑی توجہ اور غور وخوض کے بعد یہ اشعار کہے ہیں۔ باوجود اس تعمق و فکر کے ایسے شعروں میں بے ساختگی کا حسن مجروح نہیں ہوا۔ ایک نعت سے ماخوذ چند اشعار دیکھئے:

مرے کشکول دل میں جس قدر ایماں کی دولت ہے
خدا کی دین ہے سرکارِ دوراں کی عنایت ہے
فضاؤں میں نہ کیوں ہوں قمقمے روشن درودوں کے
جہاں میں آج سلطانوں کے سلطاںؐ کی ولادت ہے

ہیئت کے حوالے سے مذکورہ نعت شریف اگرچہ غزل کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔ تاہم شاعر نے اپنی پختہ ریاضت' مشقِ سخن اور قادر الکلامی کے سبب دوہرے قافیے کا اہتمام والتزام کیا ہے۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ عمر کے مقابلے میں حمیدؔ صابری کا ریاض زیادہ پختہ اور مستحکم ہے۔

پھر انھیں اپنے عہد کے دو عظیم زبان دانوں اور ماہرینِ فن حضرتِ احسان دانش اور حضرت ذوقی مظفر نگری کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کا شرف بھی حاصل رہا ہے اور وہ اس وقت (زیرِ بحث شاعر) بذاتِ خود صاحبِ تلامذہ شاعر ہیں۔ وہ بے تکان شعر کہتے

Marfat.com

چلے جاتے ہیں۔ زود گو ہیں۔ ان کی یہی زود گوئی بعض اوقات ان کی نعتوں میں بھی سپاٹ اور بیانیہ اشعار کا باعث بنتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فاضل شاعر نے طبیعت کی روانی اور جوش میں یہ اشعار کہے ہیں۔ اس کا ایک ثبوت ان کے ایک ہی قافیے کو مختلف انداز میں باندھنے سے بھی عیاں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کہی نعتوں میں اشعار کی تعداد بھی نسبتاً زیادہ ہوتی ہے۔ جن بحور اور جن زمینوں میں حمید صابری نے نعتیں کہی ہیں۔ وہ بھی اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ شاعر فطری طور پر ایک مشاق ذہن کا مالک ہے۔ حمید صابری کو زبان و بیان کے استعمال کا ہنر آتا ہے۔

اس پر دونوں مذکورہ اساتذہ کی تربیت نے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے۔ حمید صابری کی نعتوں کی زبان بڑی شستہ، صاف ستھری، پاکیزہ اور نتھری ہوئی ہوتی ہے۔ سلاست اور روانی کی صفات اس پر مستزاد ہیں۔ اگر زبان و بیان کے حوالے سے انھیں یہ دسترس حاصل نہ ہوتی اور ان کی مشق اتنی پختہ نہ ہوتی تو یقیناً ان کی نعت زود گوئی کے ہاتھوں وہ معیار برقرار نہ رکھ سکتی جو اس وقت ہے۔ مگر اصل روح ان کی وہ لگن ہے تڑپ ہے، سوزِ دروں ہے۔ یہ عناصر انھیں ہادیٔ برحق جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کی وساطت سے میسر آئے ہیں اور یہ عناصر کیا ہیں۔ یہ تو لعل ناب ہیں جو مقدر والوں کو ملا کرتے ہیں اور اس اعتبار سے حمید صابری فی الحقیقت بڑے نصیب والے ہیں کہ انھوں نے اپنے ذاتی مصائب و آلام کو بھی اپنے غم دوراں کو بھی غم محبوب یزداں میں ضم کر دیا ہے اور یہی انضمام درحقیقت عشقِ مصطفےٰ کی پہچان ہے۔

زبان و بیان اور الفاظ و تراکیب کے انتخاب کے سلسلے میں پیرزادہ حمید صابری نے اکثر بیشتر نہایت محتاط رویہ اختیار کیا ہے۔ تلامذہ سازی کے مشکل مرحلے کو انھوں نے قابل رشک حد تک فنکارانہ انداز میں طے کیا ہے۔ تلامذہ بنانے اسے سوچنے اور نبھانے میں

111199

Marfat.com

فاضل شاعر نے خوب توجہ صرف کی ہے۔ زبان کی شستگی اور سلاست نے شعروں کو بڑا واضح اور شفاف رکھا ہے کہ یہی نعت کا تقاضا ہے اور اب ایک ایسی نعت کے چند اشعار کا مطالعہ کیجیے اور شاعر کے دل و دماغ میں رچی بسی ہوئی پاکیزہ خواہش کو محسوس کیجیے اور اندازہ لگائیے کہ شاعر کی باطنی تڑپ اور سوزِ دروں نے اس کے کلام میں کس قدر تاثیر پیدا کر دی ہے۔

کرم نخلِ دل پر رسولِ مکرمؐ
میں ذوقِ طلب کا ثمر چاہتا ہوں
جھلک جس میں رُوئے نبیؐ کی ہو روشن
میں اک ایسا داغِ جگر چاہتا ہوں

تنقیدی نقطۂ نگاہ سے حمید صابری کے کلام کا بالاستیعاب مطالعہ اس بات کا بڑا ہی واضح ثبوت پیش کرتا ہے کہ نعت گوئی اور پھر بلند پایہ نعت گوئی جن عوامل و عناصر جن احساسات و محرکات کی متقاضی ہوا کرتی ہے۔ اُن جذبات و احساسات کا وافر ذخیرہ بتوفیق الٰہی ان کے قلب و نظر میں خوب رچا بسا ہوا ہے۔ مستقبل میں اُن کی ریاضت ان کا مطالعہ اور سب سے بڑھ کر ان کا سوزِ دروں شیر و شکر ہو کر ان کے آئینۂ نعت کو خوب صیقل کریں گے۔ ابھی اس مقدس، پاکیزہ اور مبارک صنفِ سخن میں انھوں نے بفضل تعالیٰ بہت آگے بڑھنا ہے اور آنے والے دنوں میں ان کا شمار بالیقیں صاحب اسلوب نعت گووں میں ہوگا۔

پروفیسر سلیم الرحمٰن

۱۹۹۱ء

Marfat.com

عکسِ شناسائی

۱۴ فروری ۱۹۶۸ء کی بات ہے۔ مجددیہ اسلامیہ کالج آسٹریلیا بلڈنگ لاہور میں انتظامیہ ادارہ نے یومِ مجدد الفؒ ثانی منانے کا اہتمام کیا۔ دوسرے کئی پرائیویٹ کالجوں کے پرنسپل صاحبان بھی مدعو تھے۔ ملک کے نامور مورخ اور ماہر تعلیم اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کے پرنسپل مولانا علم الدین سالک مرحوم کی صدارت تھی۔ مہمانانِ گرامی کا تعارف نظم کی صورت میں میرے حصہ میں آیا۔ وہیں حضرت علامہ ذوقی مظفرنگری صاحب سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اختتامِ تقریب کے بعد علامہ صاحب سے گفتگو کا سلسلہ چل نکلا۔ ایک دوسرے کے تعارف کے بعد استاذ المکرّم پروفیسر محمد استقلال خاں صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر علامہ صاحب کے ہاتھ میں دے دیا۔ یوں مجھے ان کے تلمذ کا اعزاز حاصل ہو گیا۔ میں جو کچھ لکھتا انھیں دکھانے کے لیے ان کے درِ دولت پر حاضر ہو جاتا۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے مراسم اُستادی شاگردی کے ساتھ ساتھ دوستی میں تبدیل ہو گئے۔

ایک مرتبہ جبکہ میں ایک غزل اصلاح کے لیے ان کے پاس لے گیا۔ ایک مختصر سا نوجوان وہاں بیٹھا دیکھا' دبلا پتلا درمیانے قد اور گورے رنگ کا شرمیلا سا' سر پر کلیجی رنگ کے کپڑے کی ٹوپی بڑی ادا کے ساتھ رکھے ہوئے دھیمی آواز میں علامہ صاحب سے محوِ گفتگو تعارف پر معلوم ہوا کہ یہ پیرزادہ حمید صابری ہیں۔ ریڈیو پاکستان میں ملازم ہیں۔ اُردو اور پنجابی کے عمدہ شاعر ہیں۔ اُستاد بھائی ہونے کے ناتے ہماری ملاقاتیں قربت پھر دوستی اور پھر اخوت میں مبدل گئیں۔

Marfat.com

ان دنوں جبکہ ان کا پہلا نعتیہ مجموعہ کلید فردوس بڑی تیزی کے ساتھ اشاعت کے مراحل طے کر رہا ہے۔ مجھے ان کا تعارف لکھنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔ پیدائشی نام عبدالحمید سید گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ قلمی نام حمید صابری پاکستان کے دل مدینۃ العلم داتا کی نگری لاہور میں پیدا ہوئے اور آج اس گہوارۂ علم و ادب لاہور میں علم و ادب اور طب و حکمت کے میدان میں اپنا نام روشن کیے ہوئے ہیں۔ ہوش سنبھالا تو والد ماجد نے اپنی مذہبی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ہونہار بیٹے کو ایک دینی مدرسہ میں داخل کرا دیا۔ حمید صابری کے والد محترم سید جمال الدین مشہدی (المعروف بابا جمن شاہ نظامی) ریلوے میں ملازمت کے ساتھ ساتھ تجارت اور خاندانی پیشہ طب و حکمت کا بھی شغل رکھتے تھے۔ چنانچہ صابری صاحب نے بھی ان کا ہاتھ بٹایا۔ قرآن مجید کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دین و مذہب کا مطالعہ کیا۔ قرآن و حدیث میں کافی مہارت حاصل کی۔ طب کی بنیادی تعلیم اپنے نانا حکیم پیر سید یعقوب علی مشہدی دہلوی میر مرحوم اور حکیم پیر سید حافظ کریم اللہ رضوی (علیگ) جو کہ شاہی طبیب بھی رہے سے حاصل کی اور تکمیل اپنے والد گرامی سے کی۔ ۱۹۷۲ء میں میٹرک ہی میں تھے تو مشفق والد کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ دورانِ تعلیم ہی تلاشِ روزگار میں چل نکلے۔

اسی دوران میں ڈسپنسنگ کا کورس مکمل کیا اور تین چار سال تک مختلف ڈاکٹر صاحبان کے ساتھ کام کیا اور اپنی تعلیم بھی جاری رکھی۔ ان کی زندگی مسلسل جدوجہد اور شبانہ عمل سے عبارت ہے۔ پیر گھرانہ طریقت کی طرف رجحان وافر ذوق بیعت کشاں کشاں پاک تین شریف لے گیا۔ جہاں قبلہ پیر سید فیض الحسن چشتی صابری کے دست حق پرست میں اپنا ہاتھ دے دیا اور کلاہِ خلافت سے معزز ہوئے۔ نیز اپنے ماموں حکیم پیر سید عبدالغفور رضوی چشتی نظامی سے خلافت حاصل کی۔

Marfat.com

ایک عرصہ نقشبندیہ سلسلہ کے صاحب شریعت بزرگ حضرت پیر عبدالمجید فاروقی سے بھی کسبِ فیض کیا اور کچھ عرصہ مولانا محمد وجیہ السیما عرفانی سے بھی حسنِ سلوک حاصل کیا۔ اس کے علاوہ علم عملیات، علم العداد اور مجاہدات کے لیے حضرت صوفی عبدالعزیز چشتی صابری سے رجوع کیا اور سلوک و معرفت کی منزل طے کیں اور معروف قطع گو حضرتِ رئیس امروہوی سے بھی علم نجوم حاصل کیا۔ میں نے اکثر استاذ قسم کے شعرا کو یہ کہتے سنا کہ ''بھئی یہ بچہ اتنی چھوٹی عمر میں جس مقام پر ہے وہ بڑے بڑے ادیبوں اور شاعروں کو بھی نصیب نہ ہو سکا۔ میں سمجھتا ہوں یہ بھی اللہ اور اس کے رسولِ محتشم کا خاص کرم ہے اور خواجگانِ چشت شہنشاہِ کلیر، مخدوم زماں، منبعِ فیض و عرفاں، مخدوم سید علی احمد صابر کلیریؒ کی خصوصی توجہ اور نسبتِ عالی ہی کا اعجاز ہے۔ جو آج حمید صابری اپنی عمر سے کہیں زیادہ قد آور اور بزرگ دکھائی دیتے ہیں۔ انھیں شعروشاعری کا ذوق دوسری جماعت ہی سے تھا۔ ہر صنفِ شاعری میں کامیاب طبع آزمائی کی۔ مرغوب صنف غزل اور نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ میلانِ طبع خصوصاً نعت کی طرف ہے اور آج کل نعت کے حوالے ہی سے جانے پہچانے جاتے ہیں۔ ملکی و غیرملکی معیاری ادبی جرائد و رسائل میں ان کا کلام اشاعت پذیر ہوتا رہتا ہے۔ چار مجموعے ترتیب دے چکے ہیں۔ جن میں دو نعتیہ ایک غزلیہ اور ایک قومی گیتوں پر مشتمل ہے اور پہلا نعتیہ مجموعہ ''کلیدِ فردوس'' کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دوسرا ''جمالِ محمدؐ'' کے نام سے عنقریب جلوہ گر ہوگا۔ ان دنوں آبائی پیشہ طب و حکمت کے ساتھ ساتھ ریڈیو پاکستان لاہور سے منسلک ہیں۔

مختار احمد ساقی گجراتی

ایم اے، بی ایڈ، لاہور

۱۷-۷-۱۹۸۸ء

Marfat.com

کلیدِ فردوس پر ایک نظر

عبدالحمید ادبی و علمی حلقوں میں پیرزادہ حمید صابری کے نام سے معروف ہیں۔ شوقِ شاعری طالبِ علمی ہی کے زمانے سے ہے۔ حمید صابری عنفوانِ شباب کے دور میں مذاق تخلیق سخن کی چادر اوڑھے مجھ جویائے علم و فن کے پاس آئے اور فن شعر و سخن حاصل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ میں نے ان کے دل میں جھانکا تو مجھے اس میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اشجار مہکتے نظر آئے۔ دورانِ گفتگو اُنہوں نے اپنے چند اشعار سنائے اور یوں موصوف میرے حلقہء تلامذہ میں شامل ہو گئے۔

مجھے ان کے اشعار میں عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ نمایاں نظر آیا یہ الگ بات ہے کہ حمید صابری بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں لیکن اُن کی کہی غزل بھی نعت کے دودھیا سمندر میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔

نعت رسول کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ حمد' نعت' سلام' منقبت سب مدیحہ اصناف سخن ہیں۔ ان میں تدریجی آداب کا خیال رکھنا ایک دُشوار عمل ہے۔ ہمارا یہ شاعر اس تدریجی عمل میں بدرجہء اتم کامیاب ہے۔

غزل اور نعت میں ایک نازک سا فرق ہے وہ یہ کہ غزل میں شاعر اپنے مجازی محبوب کی تعریف کرتا ہے اور نعت محبوب خدا میں مدحِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وادیوں سے گزر کر حقیقی منزل سے ہمکنار ہوتا ہے۔ کچھ ایسا ہی اس درویش منش عاشق رسول صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کے ذوقِ شاعری کے ساتھ ہوا۔ یہ غزل کے ساتھ تواتر سے نعت کہتے کہتے عشق مجاز سے گزرتے ہوئے معراجِ عشق حقیقی کی منزل پر فائز ہوگئے۔

الحمدللہ علیٰ احسانہ کہ آج موصوف ایک ضخیم نعتیہ مجموعہ کلام (کلیدِ فردوس) کے خالق ہیں۔ جہاں تک راقم الحروف کے تجربات و مشاہدات کا تعلق ہے۔ میں بجا طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ جب شاعر کے گلستانِ دل میں عشقِ رسول کی بہار مہکتی ہے تو اس مہکار سے دماغ مستفیض ہو کر لب خاموش کو لہجہ التماس عطا فرماتا ہے تو شاعر کے لب گویا سے چھلکنے والے حرف و خیال کو نعت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے موسوم کیا جاتا ہے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر یہ نعمتِ رخشندہ و تابندہ کسی شاعر کو حاصل نہیں ہوسکتی۔

کلیدِ فردوس کا ہر شعر میری نظر سے گزرا ہے۔ بہ نظر عمیق دیکھنے سے مجھ پر یہ کھلا کہ حمید صابری کے کلام میں صداقت افکار اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار نہایت عاجزانہ اور صابرانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حمید صابری نے اپنے خوبصورت نعتیہ اشعار میں جہاں نورِ ازل کی تصویر کاری کی ہے وہاں امت مرحوم کی خستہ حالی اور اختلافات باہمی پر عنابی آنسو ہی نہیں بہائے بلکہ اتحادِ عالم اسلام کی کامیاب کوشش بھی کی ہے۔ مثلاً اُن کا یہ شعر

اک نبیؐ کے اُمتی ہو اک ہی رستے پر چلو
اختلافِ باہمی کی رہ گزر کو چھوڑ کر

ایک جگہ حضور کے اسوۂ حسنہ کو اپنانے کی دعوت دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

سنت کو اگر اوڑھ لے اب زندہ نبیؐ کی
مر سکتی نہیں اُمتِ سلطانِ مدینہ

یوں تو حمید صابری نے حمد باری تعالیٰ سلام اہل بیت مصطفےؐ اور مناقب۔ اولیا اللہ کی

Marfat.com

تخلیق میں بھی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اور فیضانِ اولیاء کرام سے فیضیاب ہونے والے صوفیائے عظام نے بھی حمید صابری کے علم و فن کو سندِ اعتراف سے نوازا ہے۔ ان کی نعتیہ تخلیق کلید فردوس میں جا بجا عشق رسول کے مہکتے ہوئے گلاب مسکراتے نظر آتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر باری تعالیٰ نے خود قرآن کی صورت میں نسخہ کیمیا نازل فرمایا۔ چنانچہ شاعر نے اُسی نسخہء کیمیا سے چند اجزا اشعار کی صورت میں پیش کر کے اُمت مرحوم کی رہنمائی کی ہے۔

نعت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تخلیقی عمل کا ثمرہ صرف دُنیاوی نام و نمود ہی نہیں بلکہ مجھے یقین کامل ہے کہ اگر نعت کہنے والے شاعر نے کسی قسم کا شرک نہ کیا ہو تو وہ بلاشبہ بلکہ بلا تاخیر فردوسِ رضواں کی بہاروں سے مستفیض ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے پایاں رحمت اور خصوصی شفاعت سے بہرہ مند ہی نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعام واکرام کا مستحق بھی قرار پائے گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ حمید صابری اپنی بابرکت فکری تخلیق (کلید فردوس) کے حوالے سے ادبی دُنیا میں ہمیشہ احترام کی نظر سے دیکھے جائیں گے اور محشر میں یقیناً شفیع محشر کے سائبانِ رحمت میں قیام پذیر ہوں گے۔ آمین!

وَما توفیقی اِلاّ باللہ!

ذوقی مظفر نگری

مطابق چودہ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

۲۱ اکتوبر ۲۰۰۲ء

Marfat.com

پیرزادہ حمید صابری صحیح معنوں میں ڈوب کر نعت کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی سے وہ والہیت حد تک عشق کرتے ہیں اور اسیؑ جذبے نے ان کی نعتیں سنواری اور سجائی ہیں۔ ان کے مطالعے سے قاری پر بھی وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس میں سے پیرزادہ حمید صابری نعتوں کی تخلیق کے لمحات میں گزرتے ہوں گے۔

احمد ندیم قاسمی

مورخہ ۲۵/نومبر ۲۰۰۲ء

Marfat.com

بلند نگاہ

پیرزادہ حمید صابری کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ یہ باشعور بلند نگاہ ایک ذہین نوجوان شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سینے میں پرسوز دل رکھتا ہے۔ اس کی آنکھیں خوف خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر جمیل پر اکثر اشکبار ہو جاتی ہیں۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنا عرفان اور اپنے پیارے محبوب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کا والہانہ جذبہ بخش کر محبت کا سرمایہ وافر مقدار میں عطا فرمایا ہے۔ اس کے نعتیہ اشعار اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں۔

یہ حق پسندی اور وسعت قلبی کی لازوال دولت سے مالا مال ہے' حمید صابری علم وفن میں دوسرے شعراء سے کم نہیں بلکہ اپنے احساسات و مشاہدات اور تجربات کو بڑے سلیقے سے شعری قالب میں ڈھال کر خواص وعوام سے داد تحسین حاصل کرنے کا ہُنر خوب جانتا ہے۔ اس کے اشعار پڑھنے سے اس کی ذہانت اور کمال علم وفن نکھر کر سامنے آتا ہے۔ کلام میں پختگی کے جوہر نمایاں ہیں میری نظر میں یہی ایک کامیاب شاعر کی نشانی ہے۔ شاعری میں اس کا اپنا رنگ نہایت اعلیٰ نہایت عمدہ اور نور ونکہت سے آراستہ پاکیزہ جذبوں سے ایمان کی پہچان بن گیا ہے۔

ڈاکٹر الحاجیہ حشمت آرا حجاب

وسن پورہ لاہور

۱۱ نومبر ۱۹۸۲ء

Marfat.com

قصہ مختصر

اردو کی اصنافِ سخن میں نعت گوئی جس قدر دقت طلب اور احتیاط کی متقضی ہے۔ شعر کی دوسری اقسام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ غزل کا محبوب شانہ و گیسو کے علاوہ کسی شے کا طالب نہیں لیکن نعت شریف کا ممدوح کون و مکاں اور زمان و لازمان کی حدود سے بلند ہے۔ اس کے حضور ہدیہ عقیدت پیش کرنے کے لیے شاعر کو اپنی روح کے اعلیٰ ترین احساسات کو بروئے کار لانا پڑتا ہے۔ پیرزادہ حمید صابری نعت کہتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا تخیل مادی استعار کی حدود سے بلند تر ہو گیا ہے۔ پُرسوز لہجہ، نکھرا ہوا تخیل، دلنشیں انداز بیان نعت گوئی میں کسی مبالغہ آرائی کی گنجائش نہیں کیونکہ موضوع نعت یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود بے مثال، انسانی مبالغے کی ہر حد سے ماورا ہے۔ شاعر نے کہا ہے کہ ''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر'' تو حقیقت یہ ہے کہ نعت سازی کا اقتضا یہی ہے کہ زبان و بیان اور اظہار و ابلاغ دونوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ الحمد للہ کہ پیرزادہ حمید صابری اس کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔

رئیس امروہوی، کراچی

Marfat.com

نجابت‘ شرافت اور وضعداری کا پیکر‘ عجز و گداز جزو طبیعت‘ سینے میں موجزن نورِ قرآن جبیں سے ہویدا‘ مطالب قرآن و حدیث سے استفادہ گفتار و کردار سے ظاہر‘ چشتی صابری سلسلہ سے جذب وانجذاب سمیٹے‘ طبی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ‘ فن شعر میں حضرت احسان دانش مرحوم کے بعد استاد ذوقی مظفر نگری سے فیض یاب یہ نوجوان ہے ۔ پیرزادہ حمید صابری۔

''کلیدِ فردوس'' اس کا پہلا مجموعہ نعت ہے جسے ترتیب پائے چھ سات برس ہونے کو آئے ہیں۔ اسی اثنا میں وہ دوسرا مجموعہ نعت ''جمالِ محمدؐ'' بھی ترتیب دے چکا ہے۔ گویا وہ تواتر کے ساتھ نعت کہہ رہا ہے اور رفتہ رفتہ نعت میں ڈوبتا چلا جا رہا ہے۔ اس کی نعت میں سیرت اطہر کے نقوش زیادہ نمایاں ہیں اور نظام مصطفیٰؐ کے خدوخال کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ذاتی اور عصری آشوب کے حوالوں سے وہ جابجا طلب رحمت کرتا نظر آتا ہے۔ گویا اس کی نعت میں دورِ موجود کی نعت کا ہر ذائقہ اور خوشبو موجود ہے۔

حفیظ تائب

۵ نومبر ۱۹۹۴ء

Marfat.com

جمال وجلال

پیرزادہ حمید صابری علمی وادبی حوالہ سے میرے معنوی برادر ہیں۔ میرا اُن سے تعلق تقریباً بیس پچیس برس کے خوشگوار ماحول کے حسین دورانیہ کا آئینہ دار ہے۔

حسنِ اخلاق، جذبِ ملنساری اور ذوق تعلق استواری ان کی دُودھیا شخصیت کا جزوِ لاینفک ہے۔ یہ مجلسی انسان ہیں ان کے کردار گفتار میں ان کا خاندانی جمال وجلال جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔ ان کا ظاہر و باطن ان کے بیباکانہ لب ولہجہ سے واضح ہے۔ یہ بذلہ سنجی، حاضر جوابی اور فقرہ بازی کے ذریعے دوست احباب کی اصلاح کا احسن سلیقہ رکھتے ہیں۔

حمید صابری اُردو اور پنجابی کے صاحب سند شاعر ہونے کے حوالہ سے علمی وادبی حلقوں میں باعزت طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں۔ یہ بلا کے زود گو اور اعلیٰ سخن فہمی کا ادراک رکھنے والے شاعر ہیں۔ ہر صنف سخن میں کامیاب طبع آزمائی فرماتے ہیں لیکن ممدوحِ خالق ومخلوق کی مدح سرائی کو اپنے لیے اعزاز فرماتے ہیں اور نعت ہی کے توسط سے اپنی منفرد شناخت قائم کیے ہوئے ہیں۔ بقول ان کے۔

کب جانتا تھا کوئی تمھیں دہر میں حمید
مدحِ رسولِ پاک سے مشہور ہو گئے

پیرزادہ حمید صابری نظم ونثر دونوں واسطوں سے ممتاز مقام پر فائز نظر آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں انھیں جس عمر اور جس دور میں اقلیم علم وادب میں جو مقام حاصل ہے یہ اُنہی کا حصہ ہے۔

میں انھیں ان کے اس اوّلیں نعتیہ مجموعہ کلید فردوس کی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

بشیر رحمانی
۱۲ اکتوبر ۲۰۰۲ء
صدر انجمن ترویج اردو

Marfat.com

ایک زمانہ ہوا پیرزادہ سید حمید صابری اپنا نعتیہ کلام اپنے محدود وسائل اور نامساعد حالات کی بنا پر نہیں چھپوا سکے تھے۔ مگر گزشتہ پندرہ برس سے ملک بھر کے بڑے اخباروں اور مجلسوں میں ان کا نعتیہ کلام اور ملی نغمے چھپتے چلے آ رہے ہیں۔ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ ایک کہنہ مشق شاعر اور مستند ادیب ہیں۔ میں انھیں ذاتی طور پر جانتا ہوں اور ان کے جوہر قابل کی قدر کرتا ہوں۔

یہ امر باعث مسرت ہے کہ آج کل ان کا نعتیہ مجموعہ کلام کلید فردوس اشاعت پذیری کے مراحل طے کر رہا ہے۔ میں انھیں دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

نیازمند

سجاد حیدر

صدر پاکستان پنجاب ادبی بورڈ' لاہور

سابق سٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان' لاہور

۱۲/اپریل ۱۹۹۱ء

Marfat.com

حرفِ تمنا

پیرزادہ حمید صابری کو میں اُس دور سے جانتا ہوں جب میں سنٹرل پروڈکشن یونٹ لاہور میں شعبہ موسیقی کا انچارج تھا۔ اکثر ریکارڈنگ کے لیے اچھے کلام کے انتخاب کے سلسلے میں حمید صابری سے مشورہ رہتا۔

پیرزادہ حمید صابری بنیادی طور پر اچھا شاعر ہے اس نے ہر صنف سخن میں کامیاب طبع آزمائی کی ہے۔ ہر دو زبان یعنی اُردو اور پنجابی میں مشق سخن کرتا ہے۔ غزل گیت نظم منقبت قطعہ اور رباعی وغیرہ میں بھی عمدہ شعر کہے ہیں لیکن اس کا اصل میدان نعت ہے اور نعت گوئی ہی کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ ان کا یہ شعر میری اس بات کی دلیل ہے۔

کب جانتا تھا کوئی تمھیں دہر میں حمید
مدحِ رسولؐ پاک سے مشہور ہو گئے

پیرزادہ حمید صابری شعر گوئی کی خداداد صلاحیت کی بدولت شعر کو سمجھنے اور کہنے کا قرینہ خوب جانتا ہے۔ عشق رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمان کے لیے سرمایہ حیات ہے اور اس کے اظہار کا ذریعہ نعت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ مدحِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنا سچے عشق اور سچی نسبت کی معراج ہے۔ نعت کہنے والا نعت کہتے اور سنتے وقت سراپا ادب ہوتا ہے اور یہ حسنِ ادب واحترام پیرزادہ حمید صابری کو ورثہ میں ملا ہے۔ کیونکہ وہ ایک مذہبی گھرانے کا چشم و چراغ ہے۔ کلید فردوس

Marfat.com

اس کی کہی ہوئی نعتوں کا پہلا مجموعہ ہے۔

جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ اس نوجوان کو میں ایک زمانہ سے جانتا ہوں اس کا اور میرا تعلق ایک مخلص دوست اور اچھے ساتھی کی مانند ہے۔ یہ نہایت مودب اور بااخلاق اور ملنسار دوست ہے۔ یہ شعروسخن کے علاوہ رموز نشریات سے بخوبی آگاہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو ریڈیو پاکستان میں ہر شخص عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ پاک حمید صابری کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور اس کے نعتیہ مجموعہ ''کلید فردوس'' کو اپنی بارگاہ میں منظور فرمائے۔ آمین۔

محمد اعظم خان

کنٹرولر ریڈیو پاکستان' لاہور

۲ر اکتوبر ۱۹۹۶ء

Marfat.com

کھلی کتاب

میری ریڈیو پاکستان لاہور کی سروس بحیثیت ٹیپ لائبریرین ۲۷ سال پر محیط ہے۔ میں نے بہت سے نشریاتی اُتار چڑھاؤ کے ادوار دیکھے۔

بڑی بڑی قد آور شخصیات سے بالمشافہ ملنے کے بھی نادر مواقع میسر آئے جن میں صوفی غلام مصطفیٰ تبسم، احسان دانش، قتیل شفائی، ناصر کاظمی، فیض احمد فیض سے لے کر آج کا ہر قابل نوجوان شاعر اور ادیب قابلِ ذکر ہیں۔ اسی قبیلے سے متعلق ایک نوجوان شاعر جو کہ میری دفتری ذمے داریوں کی بجا آوری میں میرے ممد و معاون کی حیثیت سے شریک ہیں یعنی پیر زادہ زادہ حمید صابری آپ تقریباً اٹھارہ انیس برس سے بحیثیت معاون ٹیپ لائبریرین میرے ساتھ اپنے فرائض مفوضہ بہ حسن و خوبی انجام دے رہے ہیں۔ حمید صابری ایک تعلیم یافتہ، ذہین، محنتی، مستعد اور حسن تعاون رکھنے والے انسان ہیں۔ میں ان کے بارے میں کیا لکھ سکتا ہوں جب کہ بذاتِ خود ان کی شخصیت ایک کھلی کتاب کی صورت ہے۔ ان کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ بیباکی و خودداری ان کی شخصیت کا جزولاینفک ہے۔ یہ انتہائی مذہبی قسم کے

Marfat.com

انسان ہیں جہاں تک شاعری کا تعلق ہے تو میں نے انھیں بڑے بڑے شاعروں کے مقابلے میں ایک الگ اور منفرد شاعر اور ادیب کے مقام پر فائز دیکھا۔ شعر کہنے کا ہنر تو آتا ہی ہے لیکن شعر کو جانچنے پرکھنے اور اُس کی اصلاح وصحت کا سلیقہ بھی خوب سمجھتے ہیں۔ میں نے ان کو اکثر چونکا دینے والے اشعار کہتے سنا اور دیکھا ہے یہ میرے لیے انتہائی خوش بختی کا مقام ہے کہ مجھے پیرزادہ حمید صابری جیسے خلیق، نیک، ملنسار، دیانتدار، منکسر المزاج اور محبت و اخوت کے جذبات سے سرشار دل رکھنے والے شخص کی رفاقت نصیب ہے۔

میری دعا ہے کہ حمید صابری اپنی سچی شاعری کے باعث حقیقتوں کا علم بن کر دنیائے ادب پر لہرائے آمین۔

اعجاز حسین چوہدری

سابق لائبریرین

ریڈیو پاکستان، لاہور

۲۰۰۲/۲/۱۱ء

Marfat.com

حمید صابری ـــــ ایک خوش آہنگ نعت گو

میرے خیال میں نعت فنی حوالے سے ہو یا جذبہ وایمان اور وارداتِ قلبی کے تحت، دونوں صورتوں میں بارگاہِ رسالت مآب ؐ میں ہدیہ عقیدت لیے ہوئے ایک شاعر کے قلم سے نکلنے والے الفاظ بقائے دوام کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تاہم تخلیقِ شعر کے عمل میں فنی لوازم کے ساتھ ساتھ جذبہ وفکر شاعر کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا زندگی کے لیے سانس کا عمل۔ سانس لیے بغیر کسی بھی جاندار کا وجود بے معنی، بے جان اور بے رُوح قرار دیا جائے گا۔ دوسرے لفظوں میں اسے ایک مردہ وجود کے سوا کچھ نہیں سمجھا جا سکتا۔ حرف کی شکل بھی اُس وقت تک بے معنی اور بے رُوح ہے جب تک اس میں جذبے کی رُوح، فکر کی تازگی اور احساس کی توانائی شامل نہیں ہوتی۔ یہ معاملہ تو عمومی شاعری کا ہے اور جب معاملہ نعت کا ہو تو اس میں ان سب خصوصیات کے ساتھ ایمان کی سلامتی اور ایمانی عقیدے کی پختگی بھی شامل ہو جاتی ہے، جسے صرف بلند فکری، فنی پختگی اور اسلوب واظہار کے تنوع تک محدود نہیں کیا جا سکتا بلکہ معاملہ اس سے کہیں آگے ہے۔ اتنا آگے کہ کسی بھی شاعر کی وسعتِ نظر مقاماتِ نعت کے حدود وامکانات کا تعین کرنے سے قاصر ہے۔ نعت نگاری وہ کٹھن اور مقدس راستہ ہے جسے فارسی کے شاعر عرفی شیرازی نے تلوار کی دھار قرار دیا ہے۔ جبکہ یہ راستہ اس پُل صراط سے بھی زیادہ دشوار گزار دکھائی دیتا ہے جس سے سلامتی کے ساتھ گزرنا بہرحال ضروری ہے اور یہ ایمان اور عقیدے کی سلامتی کے بغیر ممکن نہیں ورنہ نتیجہ معلوم۔۔۔ استغفر اللہ! اس لحاظ سے نعت گو شاعر کے لیے اُس ایمانی توازن کا ہونا ازبس ضروری ہے جو اسے اس دشوار گزار راستے سے سلامت گزر جانے میں معاون ثابت ہو۔ یہ توازن ایمان کا بھی ہے اور اُس فکری غلو سے بچنے کا بھی جو عمومی شاعری کے لیے بھی ناگوار ہے اور یہاں تو معاملہ پھر وہی نعت کا ہے۔

مجھے حمید صابری کی نعت پڑھتے ہوئے یہ خیال اس لیے بھی پیدا ہوا کہ حمید صابری نے غزل سے نعت کی طرف سفر اختیار کیا ہے۔ گو کہ اب اس کا سفر اس راستے پر بہت آگے تک طے ہو چکا

Marfat.com

ہے لیکن غزل میں دنیوی محبوب کے لیے جس قدر وسعت کا سامان موجود ہے وہ شاعر کو کہیں کہیں مبالغے کی حدود میں داخل کر دیتا ہے اور اُس کا آزاد قلم اس راستے پر اتنی سُرعت کے ساتھ نئی جہتوں کی طرف گام زن ہو جاتا ہے کہ وہ ''کہیں اور سُنا کرے کوئی''۔ اس میں تخیل کی اُڑان کسی مخصوص فضا کی پابند نہیں۔ گویا غزل کی فضا شاعر کو اتنا اونچا اُڑا لے جاتی ہے کہ زمین اسے ایک نقطے اور آسمان ایک بیضۂ مُور سے زیادہ کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ جبکہ نعت میں کسی مبالغے کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں۔ قرآنی تعلیمات نے نعت گو شاعر کو اس حد تک پابند کر دیا ہے کہ وہ اگر اس تخلیقی فضا میں پرکشادہ ہونا بھی چاہے تو صرف اس حد تک جو اس کے لیے متعین کر دی گئی ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ حمید صابری نعت کی اس مقدس اور متعین فضا میں اپنے ایمانی جذبے کی توانائی اور فکری سلامت روی کے ساتھ محو پرواز ہے۔ وہ پوری طرح نعت نگاری کی مشکلات سے بھی آگاہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ اقدس کی ایمان افروز خصوصیات بھی اس کی نظر میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا قلم اس مقدس راہ گزر کا وہ رہوارِ خوش خرام ہے جو اپنی منزل کی طرف مکمل اعتماد کے ساتھ رواں دواں ہے۔

حمید صابری ایک قابلِ احترام مذہبی گھرانے کا فرد ہے اور اس کی دینی تربیت جس نہج پر ہوئی، اس کے مسلکِ نعت گوئی کے لیے مستزاد ہے۔ وہ ایک خوش آہنگ نعت گو شاعر ہے اور قرآن و حدیث اور سیرت اطہر کی رعنائیوں سے اپنے ایمان و ایقان کو درخشندہ رکھتا ہے۔ وہ نعت کے لیے اُن فکری جزئیات کو بھی اپنے عقیدے کی بنیاد بناتا ہے جو نعت گوئی کے مقدس فریضے کی ادائی میں اُس کے تخلیقی عمل کو مثبت مواد اور توانائی فراہم کرتے ہیں۔ یہ مثبت مواد اور توانائی اُسے قرآن و حدیث اور سیرت اطہر کے مطالعے نے بخشی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حمید صابری کی نعت میں جس خوش آہنگ اسلوب میں سیرتِ اقدس کے مضامین رقم ہوئے ہیں، ان سے اُسے ایک معتبر نعت گو کا درجہ ملنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ میری دعا ہے کہ اللہ عزوجل اس کے قلم کو مزید توانائی عطا فرمائے اور اس کا قلم تادم آخر نعت کا مقدس فریضہ ادا کرنے میں مسلسل رواں رہے۔ آمین!

خالد علیم

Marfat.com

آہنگِ سپاس

نثر نگاری ہو یا شعر نگاری قدیم اساتذۂ کرام نے شاید ہی کوئی مضمون، کوئی تلمیح، کوئی استعارہ ایسا ہوگا کہ جو استعمال نہ کیا ہوگا۔ اسی طرح نثر نویسی میں بھی کم سے کم ہی گنجائش چھوڑی ہوگی اور اب اس کشاکش اور فتنہ سامانیوں کے دور میں جبکہ نمائندہ اور دیانت دار اہل علم وادب حضرات اپنے دامن میں سوائے معاشی ومعاشرتی الجھنوں اور پریشانیوں کے کچھ بھی نہ رکھتے ہوں اس کربناک ماحول میں انھیں ذہنی وقلبی یکسوئی کیونکر میسر آ سکتی ہے؟ اور اگر یہ پھر بھی کچھ لکھتے لکھاتے یا کہتے سنتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام ہرگز کسی جہاد سے کم درجہ نہیں رکھتا۔ رہا سوال نعت نگاری کا تو یوں بھی یہ امر انتہائی محتاط، پاکیزہ اور کٹھن ہے۔ کسی بشر کے لیے خیر البشر کی مدح وتوصیف کرنا محض توفیق الٰہی اور محبوبِ رب ذوالجلال کی خاص توجہ اور عنایت کے بغیر ممکن نہیں۔ کیونکہ ہر اُس مداحِ ممدوحِ خالق ومخلوق جو کہ صاحب ایقان وایمان ہونے کے ساتھ ساتھ حب ختم المرسلین کی دولت سے مالا مال بھی ہو۔ آپ کی ذاتِ والا صفات سے والہانہ عشق اور عاجزانہ عقیدت ومودت اُس کے ایمان کی اساس ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کے لیے حضور پرنور شافع یوم النشور کی مدح کرنا اوصافِ حمیدہ بیان کرنا سعادت ہی نہیں بلکہ عبادت کا درجہ رکھتے ہوں۔ محض زبانی کلامی کلمہ طیبہ کا اقرار کر لینا ہی کافی نہیں بلکہ کلمہ طیبہ کی صحیح معنوی کیفیت میں اپنے ظاہر وباطن کو ڈھالنا بھی ناگزیر ہے۔ تب ہی مسلمان اللہ اور اُس کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کی عظمت و رفعت کا عرفان حاصل کر سکتا ہے اور جب یہ ابدی حقیقت اس کے قلب و روح اور دماغ میں راسخ ہو جاتی ہے تو وہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، عشق اور شان و شوکت کے ترانے گنگنا اُٹھتا ہے اور اسی نعمت عظمیٰ کے باوصف محبّ، محبوبِ حقیقی یعنی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف و مدح حقیقی معنوں میں کر پاتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں اس عطائے ایزدی سے تہی داماں شخص محض دنیا دکھاوا کرتا ہے۔ اس کی اصل کچھ نہیں ہوتی۔ اللہ جل شانہ کا بے حد احسان اور بے بہا عنایت ہے کہ اس نے مجھ جیسے بے مایہ، عاجز و خاکسار کو اپنے محبوبِ یگانہ ختم المرسلین، رحمۃ للعالمین، سرورِ کون و مکاں والی بے کساں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف و مدح کا اعزاز بخشا اور بے انتہا درود و سلام اُس ذاتِ رحیم و کریم پر کہ جو وجہ تخلیق ارض و سمٰوات بھی ہے اور رحمت کائنات بھی، اسی ذاتِ رحمت و شفقت کی کریمانہ توجہ اور لطف پیہم سے مجھ ناچیز نے انتہائی پاکیزہ اور محتاط رویوں کی متقاضی ارفع و اعلیٰ صنف سخن نعت نگاری کو اپنے وجدانی، ایقانی اور ایمانی مطہر احساسات و جذبات کے والہانہ اظہار کی ترجمانی کے لیے بشری عقیدتوں اور بساط بھر عجز و انکساری کو حرف و معانی کے پیکر میں سمو کر محبوبِ کردگار کے حضور گلہائے تبریک و تہنیت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ دراصل حب نبی اکرمؐ اور عشقِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے گھٹی میں ملے ہیں جس کا بین ثبوت کتاب کا انتساب ہے اور یہی وجہ ہے میں نے سب سے پہلے جو اشعار کہے وہ نعت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے تھے۔ مجھے زمانہء طالب علمی ہی سے شعر گوئی کا ذوق رہا ہے۔ میرے نزدیک مصرعہ کہنا تو کوئی مشکل کام نہیں۔ البتہ دو مصرعوں کو باہم مربوط کرنا انتہائی دشوار مرحلہ ہے اور ایسے موقعہ پر اکثر شعراء ناکام نظر آتے ہیں۔ وہ ہرگز یہ تمیز نہیں کر پاتے کہ ان کے کہے دونوں مصرعوں میں حسن ربط ہے کہ نہیں اور وہ اپنی فکری تخلیق کو مکمل تصور کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ ان کے کہے

Marfat.com

شعر کے دونوں مصرعے باہمی ربط سے قطعاً آزاد ہوتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک طویل بحث ہے۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یوں تو میرے خاندان میں باقاعدہ کوئی شاعر نہیں گزرا لیکن میرے نانا محترم حکیم پیر سید یعقوب علی شاہ رضوی مشہدی (علیگ) اور حکیم پیر سید کریم اللہ مشہدی نظامی (علیگ) نے طب سے متعلق فارسی زبان میں چند ایک قلمی نسخے ترکہ میں ضرور چھوڑے تھے۔ البتہ میرے ماموں قبلہ حکیم پیر سید عبدالغفور مشہدی نظامی کبھی کبھار اپنے مسحور کن ترنم میں مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی کے نعتیہ اشعار سنایا کرتے تھے۔

میں سمجھتا ہوں شاید یہ اُسی ماحول کا نتیجہ ہے کہ جو مجھ میں شعر گوئی کا شعور بیدار ہوا۔ یوں تو میں شعر کہہ ہی لیتا تھا لیکن یہ سوجھ بوجھ ہرگز نہیں رکھتا تھا کہ شاعری کے مجوزہ اوزان کیا ہیں؟ بحور کیا ہیں؟ درست شعر کی پہچان کیا ہے؟ اور شعر کو پرکھنے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے مگر طبع موزوں ہونے کے باعث کہہ لیتا تھا۔

ریڈیو پاکستان لاہور میں ملازمت کے دوران میں بہت سے ادیبوں‘ شاعروں‘ علمی شخصیات اور فن موسیقی سے منسلک حضرات سے میری ملاقاتیں رہیں۔ جن میں جناب ناصر کاظمی‘ جناب ظہیر کاشمیری‘ جناب صوفی غلام مصطفیٰ تبسم‘ جناب احمد ندیم قاسمی‘ جناب منیر نیازی‘ جناب کلیم عثمانی‘ جناب رشید کامل‘ جناب اشفاق احمد‘ جناب خواجہ شفیع دہلوی‘ جناب میم شین‘ جناب وقار انبالوی‘ جناب طفیل ہوشیار پوری‘ جناب عارف عبدالمتین‘ جناب شہزاد احمد‘ جناب اقبال سرہندی‘ جناب اسلم کاشمیری‘ جناب رضوی خیرآبادی‘ جناب شہرت بخاری‘ جناب انجم رومانی‘ جناب قتیل شفائی‘ جناب علیم ناصری‘ جناب سیف الدین سیف‘ جناب شریف کنجاہی‘ محترمہ فرخندہ لودھی‘ محترمہ الطاف فاطمہ‘ جناب راجہ رشید محمود‘ جناب عابد نظامی‘ جناب ڈاکٹر وزیر آغا‘ جناب ڈاکٹر انور سدید‘ جناب اظہر جاوید‘ جناب راز کاشمیری‘ جناب منیر قصوری‘ جناب اسلم کولسری‘ جناب اسماعیل متوالا‘ جناب خالد علیم‘ جناب ڈاکٹر

Marfat.com

صدیق حل، جناب میرزا ادیب، جناب سرور مجاز، جناب اظہر درانی، جناب ڈاکٹر رشید انور، جناب اختر کاشمیری، جناب احمد راہی، جناب جان کاشمیری، جناب مسرور انور، جناب سلیم آسی، جناب حزیں قادری، جناب استاد یوسف موج، جناب اجمل نیازی، جناب حامد یزدانی، جناب جواز جعفری، جناب باقی احمد پوری، جناب عمران نقوی، جناب طالب جالندھری، جناب علامہ انور فیروز پوری، جناب طالب چشتی، جناب حسن رضوی، جناب منفعت عباس رضوی، جناب گلزار بخاری، جناب فرحت عباس شاہ، جناب قمر یزدانی، جناب اقبال دیوانہ، جناب مولانا ندیم نیازی، جناب اعظم چشتی، جناب محمد علی ظہوری، جناب قاری غلام رسول، جناب نذیر حسین نظامی، جناب بدر الدین بدر، جناب عبدالرحمٰن نثار، جناب سائیں محبوب، جناب محبوب ہمدانی، جناب مرغوب ہمدانی، جناب شبیر احمد گوندل، جناب محمد روف معصوی، جناب تاج الدین اوکاڑوی، جناب صفدر چشتی، جناب اشرف چشتی، جناب اختر قریشی اور جناب ثناءاللہ بٹ کے نام شامل ہیں۔

ریڈیو براڈ کاسٹر شخصیات میں جناب ایوب رومانی، جناب حسن ذکی کاظمی، جناب عبدالباسط، جناب بذلِ حق محمود، جناب مصطفٰے علی ہمدانی، جناب عنایت انجم، جناب اسلام شاہ، جناب اخلاق احمد دہلوی، جناب عبدالشکور بیدل، محترمہ یاسمین طاہر، جناب ابصار عبدالعلی، جناب الطاف الرحمٰن، جناب عزیز الرحمٰن خان، جناب ایم اے رشید، محترمہ انور ہاشمی، محترمہ روحی، جناب نعیم احمد، محترمہ نسرین محمود، جناب اعجاز حسین چودھری، جناب خالد اصغر، محترمہ نسرین رضا کاظمی، محترمہ عبیدہ سید، جناب خالد وقار، جناب عبدالستار سید، جناب سید رضا کاظمی، جناب گلزار عثمانی، جناب ریاض محمود، محترمہ شائستہ حبیب، محترمہ انیلہ سلیم، محترمہ عفت علوی، محترمہ خالدہ ادیب خانم، محترمہ منیر محمود، محترم شہوار حیدر انجم، جناب صفدر ہمدانی، محترمہ سلیمہ خانم، محترمہ فوزیہ طاہرہ، جناب سلیم اختر بٹ، جناب تصدق حسین، جناب ضمیر احمد فاطمی، جناب

Marfat.com

حاجی عبدالغنی (خوش نویس)' جناب محمد عاشق بٹ' جناب حاجی محمد جہانگیر' جناب محمد سعید' جناب محمد افضل (ڈرائیوران)' جناب برادرم محمد حکیم الدین' جناب برادرم محمد صدیق' برادرم محمد گلزار' علی احمد' برادرم عامر مرتضیٰ ڈار (اسٹوڈیو کمشنرز) کے نام نمایاں ہیں۔ ان کے علاوہ فن موسیقی سے وابستہ جن ہستیوں سے حسن سلوک حاصل رہا ان میں ملکہ موسیقی محترمہ روشن آرا بیگم' دنیائے موسیقی کی بے تاج ملکہ محترمہ اقبال بیگم' محترمہ ملکہ پکھراج' محترمہ ملکہ ترنم نور جہاں' محترم مہدی حسن' محترمہ مہناز' محترمہ فریدہ خانم' محترمہ اقبال بانو' محترمہ شاہدہ پروین' محترمہ ثریا ملتانیکر' محترمہ خورشید بیگم' محترمہ رفعت عائشہ (آشا پھوسلے)' استاد کالے خاں' ظہور حسن' استاد محمد اقبال' استاد صادق علی مانڈو' استاد بدرالزماں قمر الزماں' استاد غلام حسن شگن' استاد چھوٹے غلام علی خاں' جناب غلام علی' جناب سردار لطیف' جناب عبداللطیف' استاد سلامت علی خاں' استاد تصدق علی خاں' استاد اختر علی خاں' استاد ذاکر علی خاں' استاد نبی بخش خاں' استاد ناظم علی خاں' استاد سخاوت حسین خاں' استاد شوکت حسین خاں' استاد طالب حسین خاں' استاد جان الحسن' استاد غلام حیدر خاں' جناب ماسٹر منظور' شاہد خان قلندری اور فلمی موسیقاروں میں جناب باباجی اے چشتی' جناب ماسٹر عبداللہ' جناب خواجہ خورشید انور' جناب ماسٹر عنایت حسین' جناب سلیم اقبال' جناب بخشی وزیر' جناب وزیر افضل' جناب ماسٹر امین' جناب اصغر علی حسین اور جناب اختر حسین اکھیاں کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

نشریاتی دنیا میں ایک شعبہ ایسا بھی ہے کہ جس کے بغیر کوئی پروگرام براہِ راست ریڈیو سے سامعین تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا اور وہ ہے انجینئرنگ کا۔ یوں تو ریڈیو پاکستان کا ہر کارکن کیا عام کیا خاص ہو۔ ہر ایک نے ہمیشہ مجھے محبت پیار' خلوص و شفقت اور عزت سے نوازا۔ میں شعبہ داران میں سے کچھ کا ذکر کر چکا ہوں لیکن اب جن کا تذکرہ مقصود ہے وہ ہیں انجینئرز حضرات میرے ان محبان میں جناب خورشید شاہ (مرحوم)' جناب چوہدری

Marfat.com

ذاکر حسین، جناب محمد اسماعیل شاہد، جناب محمد یوسف رضا جعفری، جناب جاوید اقبال بٹ، جناب ذوالفقار گورایا، جناب محمد اعجاز، جناب سجاد حسین شاہ، جناب ضیا شیخ، جناب تحسین الحسن، برادرم اصغر علی (بلا) برادرم شاہد بشیر بھٹی برادرم محمد طارق شاہ، برادرم نعیم احمد لون، برادرم چوہدری محمد اسلم، برادرم اکبر آفتاب شاہ، برادرم عاصم بٹ، برادرم اسد شکور، برادرم شاہد الٰہی برادرم شاہد مجید، برادرم منصور ملک، برادرم نجم اکبر، برادرم عباس ملک، برادرم شاہد سلیم اور برادرم عادل لطیف کے نام شامل ہیں۔

جب میں ریڈیو آیا تو میرے ایک شاگرد کے دوست ریڈیو انجینئر جناب زیڈ احمد اور اس وقت کے پروگرام منیجر جناب چوہدری محمد اسلم میرے مہربانوں میں شامل تھے۔ چنانچہ میں نے ان دو حضرات کے ذریعہ حضرت احسان دانش سے ملنے اور شاگرد ہونے کا پروگرام بنایا۔ لہٰذا ایک روز ہم تینوں احسان صاحب کے گھر واقع نیو انارکلی پہنچے۔ احسان دانش صاحب بڑی محبت اور شفقت سے پیش آئے۔ آپ نے چائے بسکٹ سے ہماری تواضع کی۔ میں نے اپنے کچھ اشعار سنائے اور عرض کی کہ مجھے اپنا شاگرد فرمالیں۔ احسان دانش صاحب مسکرا کر فرمانے لگے۔ ''ارے بھئی استادی شاگردی میں کیا رکھا ہے۔ بس شعر کہتے رہیے اور جو کچھ کہیں لے آیا کریں۔ اس کے بعد میں کبھی تو خود حاضر ہو جایا کرتا تھا اور کبھی ایک آدھ غزل ڈاک کے حوالہ کر دیا کرتا تھا۔ چنانچہ کچھ عرصہ یونہی گزر گیا۔ اسی دوران میں مجھے محسوس ہوا کہ احسان دانش صاحب اگرچہ انتہائی مشفقانہ برتاؤ فرمایا کرتے تھے لیکن فکر و فن کے توسط سے توجہ کم فرماتے اور محض حرفی اصلاح پر اکتفا فرما کر میری ادبی تشنگی میں اضافہ فرما رہے ہیں۔ میری تمنا تھی کہ میں کچھ سیکھوں اور شاید سکھانے والے سکھانا نہیں چاہتے۔ ایک روز پھر اصرار کیا تو فرمانے لگے۔ ''میں آپ کی اسی طرح رہنمائی کرتا رہوں گا۔ آپ جب چاہیں تشریف لائیں اور جو کچھ کہیں دکھا جایا کریں۔ بس خود کو شاگرد ہی

Marfat.com

سمجھیں۔ آپ میرے بچوں کی طرح ہیں، اچھا تو آپ رہتے کہاں ہیں؟'' استاد نے دریافت فرمایا۔ میں نے پتا بتا دیا تو بولے ارے بیٹا وہیں تیزاب احاطہ میں ذوقی صاحب رہتے ہیں۔ ان سے رابطہ کیوں نہیں کر لیتے۔ اتنی دور کرایہ بھاڑا خرچ کر کے آتے جاتے ہیں اور پھر وہ آپ کے نزدیک بھی ہیں۔'' میں نے عرض کی جناب میری ان سے شناسائی تو ہے نہیں۔ بھلا پھر استادی شاگردی کیسے ممکن ہے؟ اور پھر بات آئی گئی ہوگئی۔

کچھ عرصہ گزرنے پر میری ملاقات مرحوم صحرائی گورداسپوری صاحب سے ہوئی۔ آپ اکثر ریڈیو آیا کرتے تھے۔ میں نے اُن سے ذوقی صاحب کا ذکر کیا تو انھوں نے بکمالِ شفقت ذوقی صاحب سے ملوانے کی حامی بھر لی۔ یہ اُن دنوں کا ذکر ہے کہ جب ذوقی صاحب اپنے نام کے ساتھ علامہ نہیں لکھتے تھے۔ چنانچہ ایک روز صحرائی صاحب مجھے ذوقی صاحب کے پاس لے گئے۔ ملاقات کے دوران میں ذوقی صاحب نے مجھ سے میرے اشعار سنے تو فرمایا کہ مشقِ سخن اور مطالعہ جاری رکھیں۔ مطالعہ پختہ اور فکر میں نکھار آ جائے گا اور یوں میرا بھی حضرتِ علامہ ذوقی مظفرنگری کے تلامذہ میں شمار ہونے لگا۔ محترم استاذ گرامی نے جس محبت، شفقت خلوص، محنت اور دیانت داری سے کارزارِ علم و ادب میں مجھ ناچیز کی رہنمائی فرمائی۔ میں ان کے لیے سراپا سپاس ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ کریم اپنے محبوبِ رحیم کے طفیل علامہ صاحب کو صحت اور تندرستی کے ساتھ عمر خضر عطا فرمائے۔ آمین۔

میں سمجھتا ہوں کہ میرے والدین کے حسنِ تعلیم و تربیت پیر و مرشد کے فیض و کرم اور مہربان اساتذہ کی مخلصانہ رہنمائی کا نتیجہ ہے کہ آج میرا نعتیہ مجموعہ کلام ''کلیدِ فردوس'' آپ کے سامنے ہے۔ میں نے یہ مجموعہ نعت ۱۹۹۱ء میں ترتیب دیا تھا اور اب تقریباً تیرہ برس کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ مجھے اس مجموعہ کی اشاعت کے سلسلہ میں انتہائی تلخ ترین تجربات و

Marfat.com

مشاہدات سے دو چار ہونا پڑا۔ جب میں نے اس کا مسودہ دیباچہ کی غرض سے کسی بھی سینئر ادیب و شاعر کے سپرد کیا تو انہوں نے دو اڑھائی برس بعد محض ''فلیپ'' لکھ کر اپنا ادبی فرض ادا کرنا مناسب سمجھا۔ حالانکہ ایسے حضرات زبانی کلامی خود کو نعت کی ترویج و ترقی کے علمبردار گردانتے میں کوئی جھجک یا عار قطعاً محسوس کرنے کا تکلف نہیں فرماتے اور عملی طور پر غالب کے اس مصرعہ کی تفسیر ثابت ہوتے ہیں۔ ''ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ''۔ اسی طرح بظاہر مخلص دوستی کا دم بھرنے والے میری کتاب کی نام نہاد طباعت واشاعت کے بلند بانگ دعوے کر کے مسودہ لے اُڑتے رہے۔ مگر ہوا وہی جوان سے پہلے خیر خواہوں نے کیا۔ مجھے اس سلسلہ میں ہر اُس شخص کو جانچنے اور خوب پرکھنے کے مواقع ملے۔ جس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عشق کا دعوۂ ناتمام میرے لیے کسی معمہ سے کم حیثیت نہیں رکھتا۔ بڑے بڑے اخلاص کش، دوست نما دشمنوں سے واسطہ پڑا۔ بڑے بڑے سبز پوش منارہ نما شخصیت کے حامل افراد انتہائی پست قد نظر آنے لگے۔

میں سوچتا ہوں کیا اہل دُنیا کی مانند یہ اہل دین بھی تجارت مزاج ہو گئے ہیں۔ کیا انھیں بھی ظاہری چمک دمک ہوسِ زر اور دُنیاداری نے دنیاداروں کی صف میں شامل کر دیا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے ایسے ہی لوگوں کو ''گفتار کا غازی'' کہا ہے۔ ان تمام اذیت ناک حالات و واقعات کے پیش نظر میں نے اپنے طور پر کتاب کی اشاعت کے لیے کوششیں شروع کر دیں۔ قطع نظر اس سے کہ ابھی کچھ مزید تلخ تجربات کرنے باقی تھے۔ ابھی کچھ مزید نام نہاد مہربانوں سے دھوکہ کھانا تھا۔ اسی اثنا میں ایک اور گفتار کے غازی، دوست نما دشمن نے مجھ سے مسودہ ہتھیا لیا اور کمپوزنگ کی رقم اینٹھ لی۔ ستم بالائے ستم۔ خوب پریشان کیا۔ خوب زچ کیا اور جب میں نے مسودہ کی واپسی کا مطالبہ کیا تو مزید حیلے بہانوں سے ذہنی و روحانی اُلجھنوں میں مبتلا کیے رکھا۔ بہر حال یہ واقعات میرے لیے کسی حادثہ سے کم درجہ نہیں

Marfat.com

رکھتے۔ جنھیں میں نے قرطاس وقلم کے ذریعہ آپ تک پہنچانے کی سعی کی ہے۔ ان کی اشاعت سے ہرگز ہرگز میرا منشا یہ نہیں کہ کسی کی دل آزاری ہو لیکن ایک حساس اور دیانت دار لکھاری ہونے کے سبب ان سے صرف نظر بھی نہیں کر سکتا تھا اور اگر بالفرض کوئی محسوس کرتا بھی ہے تو میں معذرت چاہوں گا۔

اس کتاب کی ترتیب وتدوین میں جن احباب اور تلامذہ نے میرے ساتھ حسن تعاون برتا۔ ان میں جناب رشید احمد میر' جناب وحید احمد میر' جناب پیر اختر شاہ گیلانی (اگوکی) جناب سید الطاف الرحمٰن پاشا' جناب محمد یامین' جناب ڈاکٹر ندیم الرحمٰن' محترمہ سمیعہ رحمٰن' جناب نعیم الرحمٰن' محترمہ ثمینہ پاشا' محترمہ ثریا رحمانی' پیرزادہ سید اوصاف علی شاہ' جناب محمد جمیل' محترمہ عشرت' جناب حاجی نذر محمد نقشبندی' جناب نور احمد نوری' جناب ظفر اقبال' جناب سلیم احمد قادری قلندری' محترمہ حمیدہ رشید' جناب عبدالرحمٰن' جناب غلام عباس' جناب عبداللطیف' جناب کامل صدیقی' محترم چوہدری رشید' جناب کلیم عرفانی' جناب سلیم اختر بٹ' جناب فیاض اشعر (دبئی)' جناب اشفاق بخاری انسپکٹر پولیس' جناب آفتاب اقبال' جناب حسن فاروقی' جناب محمد احتشام رضوی قادری' استاد ذاکر علی خاں' جناب سید آصف علی ظہوری' جناب جواد علی جواد' جناب انعام نجمی علیگ' جناب علی رضا' جناب محبوب ہمدانی' جناب ممتاز راشد اور جناب نوید مرزا کا ممنون ہوں۔

اور جن محترم حضرات نے میری کتاب پر اپنی گراں قدر آراء سے مجھے نوازا ان میں محترمہ الحاجیہ ڈاکٹر حشمت آرا حجاب' جناب ڈاکٹر رئیس امروہوی' جناب محترم علامہ ذوقی مظفر نگری' جناب احمد ندیم قاسمی' جناب پروفیسر حفیظ تائب' جناب پروفیسر سلیم الرحمٰن' جناب سجاد حیدر' جناب پروفیسر مختار احمد ساقی گجراتی' جناب بشیر رحمانی' جناب محمد اعظم خان اور جناب چوہدری اعجاز حسین کا ممنون ہوں۔

Marfat.com

جیسا کہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میں نے یہ مجموعہ ۱۹۹۱ء میں ترتیب دیا تھا اور دلی آرزو تھی کہ یہ مجموعہ میری مشفق وارحم ماں سیدہ اُم کلثومؒ کہ جنہوں نے تمام عمر خلق خدا کو قرآنِ مجید کی تعلیم دی کی حیات ہی میں چھپ جائے مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

۹رفروری بروز پیر ۲۰۰۴ء کو میری اچھی اماں (بے جی) اس دنیائے حزن و ملال کو خیر باد کہہ کر خلدِ آرام وراحت میں جابسی۔ ستم بلائے ستم میرے بڑے بھائی میر رشید احمد جمن کے ہوتے ہوئے مجھے اپنے مشفق والد سید محمد جمال الدینؒ مرحوم عرف بابا شاہ محمد جمن کی کمی کبھی محسوس نہ ہوئی۔ وہ بھی مورخہ ۱۸رجولائی ۲۰۰۴ء کو مجھے روتا بلکتا چھوڑ کر دنیائے فانی سے عالم بقا کی جانب کوچ کر گئے۔ اللہ کریم اپنے بندے کو جس حال میں رکھے اس کریم کا شکر ہی ادا کرنا بندگی کا جوہر ہے۔

بحمدللہ اب یہ مجموعۂ نعت فروری ۲۰۰۸ء میں شکست وریخت کے اشاعتی مراحل طے کرتا ہوا آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ قارئین سے میری اپیل ہے کہ اگر دورانِ مطالعہ کوئی کمی یا کوتاہی نظر سے گزرے تو ناچیز کو مطلع فرما کر شکر گزار فرمائیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

پیرزادہ حمید صابری

لاہور

۲۰راکتوبر ۲۰۰۸ء

Marfat.com

Marfat.com

حمدِ ربِّ ذوالجلال

کوئی شریک ہے اُس کا نہ کوئی ثانی ہے
اُسی کی ذات ہے باقی' جہان فانی ہے
تمام خلق ہے اُس کی' وہ سب کا خالق ہے
شجر حجر کا' وہ جن و بشر کا رازق ہے
اُسی سے نور فزا شمعِ بزمِ عالم ہے
اُسی کے نام پہ سرگرم رزمِ عالم ہے
گلوں کے نرم بدن میں مہک اُسی کی ہے
نجوم و شمس و قمر میں چمک اُسی کی ہے

Marfat.com

اُسی کے قبضۂ قدرت میں نظمِ عالم ہے
اُسی سے زندہ بہرطور عزمِ عالم ہے
خدا گواہ خدا ہے وہ سب خدائی کا
اُسی کو حق ہے دو عالم کی سربراہی کا
یہ ربطِ رُوح بدن اُس کا اک کرشما ہے
غیور ہے وہ تکبر اُسی کو زیبا ہے
وہ قاہروں کے لیے قہر کا سمندر ہے
وہ صابروں پہ بہر لمحۂ رحم گستر ہے
وہ جلوہ گر ہے زمیں پر شہِ زماں ہو کر
وہ مہر کرتا ہے بندوں پہ مہرباں ہو کر
اُسی کے نام پہ پتھر کا دل دھڑکتا ہے
اُسی کے ذکر سے پھولوں کا رُخ مہکتا ہے
اُسی نے قطرے کو دریا کا ظرف بخشا ہے
اُسی نے ذرّوں کو شمس و قمر بنایا ہے

Marfat.com

اُسی سے تارِ نفس میں ہے سوز و سازِ حیات
اُسی سے دل کو میسر ہے کیفِ رازِ حیات!
زباں کو اُس نے لطافت سے ہمکنار کیا
اُسی نے دل پہ حقیقت کو آشکار کیا
نکھارتا ہے وہ انسانیت کے جوہر کو
سنوارتا ہے وہ انسان کے مقدر کو
وہ گونگے حرف کو دیتا ہے شانِ گویائی
اُسی کی ذات سے ذوقِ سخن میں رعنائی
شعورِ زیست بے جس نے مجھے نوازا ہے
اُسی کے نور کا دُنیا کے رُخ پہ غازا ہے
حمیدؔ تیرے لبوں پر ہے اب ثنا اُس کی
یہ فکر و فن، یہ مذاقِ سخن عطا اُس کی

Marfat.com

⊙

مظہرِ کبریا پر درود و سلام

مظہر کبریا پر درود و سلام
جلوۂ مصطفےؐ پر درود و سلام
سید الانبیا پر درود و سلام
فائزِ منتہا پر درود و سلام
نیر آگہی پر سلام و درود
صبحِ رُشد و ہدا پر درود و سلام
عرش سے فرش تک گونجتی ہے صدا
احمدِؐ مجتبیٰ پر درود و سلام

Marfat.com

شہرِ دل کے اندھیرے ہَوا ہو گئے
رحمتِ اِتّقا پر درود و سلام
زحمتیں چھٹ گئیں کلفتیں مٹ گئیں
لطفِ مشکل کشا پر درودو سلام
جسم سیراب ہے روح شاداب ہے
بحرِ جود و سخا پر درود و سلام
فرش کے راہرو بن گئے راہبر
عرش کے رہنما پر درود و سلام
نور جس سے چھلکتا ہے توحید کا
اے حمیدؔ اُس ادا پر درود و سلام

Marfat.com

◉

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا

دل گرفتارِ اَلم ہے یا نبیؐ
آنکھ بھی جذبوں کی نم ہے یا نبیؐ
رُوح میں پیکانِ غم ہے یا نبیؐ
عرضِ مجروحِ ستم ہے یا نبیؐ
یا رسولؐ اللہ اُنظر حالنا
یا حبیبؐ اللہ اسمع قالنا

زندگی پر ظلم کی تلوار ہے
گرم ہر سو موت کا بازار ہے
دین پر پھر کفر کی یلغار ہے
قریہ قریہ دہر کا خونخوار ہے
یا رسولؐ اللہ انظر حالنا
یا حبیبؐ اللہ اسمع قالنا

Marfat.com

حال کا داعی اسیرِ قال ہے
یہ عزازیلِ جہاں کی چال ہے
ہر طرف محرومیوں کا جال ہے
حال یہ ہے مردِ حق بدحال ہے
یا رسولؐ اللہ انظر حالنا
یا حبیبؐ اللہ اسمع قالنا

بھائی سے بھائی بھی اب اُکتا گیا
شیشۂ مہر و وفا دُھندلا گیا
بے حسی کا زرد بادل چھا گیا
جوہرِ انسانیت کجلا گیا
یا رسولؐ اللہ انظر حالنا
یا حبیبؐ اللہ اسمع قالنا

Marfat.com

عظمتِ ایماں مسلماں کھو چکا
ہاتھ غیرت کے لہو سے دھو چکا
خار اپنی رہگزر میں بو چکا
دُور حق کی منزلوں سے ہو چکا
یا رسولؐ اللہ انظر حالنا
یا حبیبؐ اللہ اسمع قالنا

دشتِ گمراہی میں یہ دیوانہ ہے
ہوش رکھتا ہے مگر انجانہ ہے
اس کا پیکر رات کا پیمانہ ہے
روشنی اس کے لیے افسانہ ہے
یا رسولؐ اللہ انظر حالنا
یا حبیبؐ اللہ اسمع قالنا

Marfat.com

اوجِ دیں جب یاد آتا ہے مجھے
خون کے آنسو رُلاتا ہے مجھے
درد جب کروٹ دلاتا ہے مجھے
ہجر میں پہروں جگاتا ہے مجھے

یا رسولؐ اللہ انظر حالنا
یا حبیبؐ اللہ اسمع قالنا

ملتجی ہے یہ حمیدؔ صابری
عرضِ غم سن لیجئے گا یا نبیؐ
چار سو ہے تیرگی ہی تیرگی
بخش دیں امن و اماں کی روشنی

یا رسولؐ اللہ انظر حالنا
یا حبیبؐ اللہ اسمع قالنا

Marfat.com

⊙

لکھوں جو مدحِ محمدؐ باہتمام لکھوں
کبھی درود لکھوں اور کبھی سلام لکھوں

کبھی جو نیند نہ آئے شبِ فراق مجھے
خدا کے بعد جو عظمت ہے اُنؐ کے نام لکھوں

خیال آئے جو چشمِ رسولِ اکرمؐ کا
اُسے میں بادۂ انوارِ حق کا جام لکھوں

ملے جو اذنِ تکلم بہ فیضِ عشقِ نبیؐ
کلام صادقِ اعظم کا لاکلام لکھوں

Marfat.com

حضور آپؐ نے بخشا ہے جو زمانے کو
ورق ورق پہ جہاں کے وہی نظام لکھوں

کرم سے جن کے ملی مجھ کو دولتِ ایماں
میں اپنی زیست کا ہر سانس اُنؐ کے نام لکھوں

مِٹی ہے جن کی نوازش سے زحمتِ عالم
اُنھیؐ کی ذات کو میں رحمتِ تمام لکھوں

ملے جو خامۂ توصیفِ سرورِؐ عالم
صفاتِ والیٔ کون و مکاں مدام لکھوں

مِرا خیال بھی محدود ہے، نظر بھی حمیدؔ
میں کیسے صاحبِؐ معراج کا مقام لکھوں

Marfat.com

◉

لب پر کھلے جو مدحتِ خیرالبشرؐ کے پھول
مہکے سیاہ رات میں نورِ سحر کے پھول

آئی ہوا چمن میں درود و سلام کی
نخلِ دُعا پہ کھل اُٹھے حسنِ اثر کے پھول

سوچوں میں جب بھی آئے رسالت کے باغباں
حاصل ہوئے ہیں مجھ کو شعورِ نظر کے پھول

جب قصرِ آرزو میں پڑھی نعتِ مصطفیٰؐ
صلِ علیٰ میں ڈھل گئے دیوار و در کے پھول

Marfat.com

دربارِ شاہؐ دیں میں رسائی جو ہو گئی
برسیں گے چشمِ درد سے زخمِ جگر کے پھول

اعجاز ہے یہ مخبرِؐ صادق کے لطف کا
اُگنے لگے ہیں میرے لبوں سے خبر کے پھول

جاتا ہوں روز گلشنِ خضریٰ میں اے حمیدؔ
پاتا ہوں روز قربِ شہِؐ بحر و بر کے پھول

Marfat.com

⊙

میں ہُوں نبیؐ کا در ہے' مقدر کی بات ہے
تقدیر اوج پر ہے مقدر کی بات ہے

اللہ کے حبیبؐ کا روضہ ہے رُوبرو
جلووں میں گم نظر ہے' مقدر کی بات ہے

دریائے مصطفٰےؐ سے اُمیدوں کے باغ کی
ہر شاخ باثمر ہے' مقدر کی بات ہے

مولا! گناہگار ہوں' صد شکر اُنؐ کا نام
تحریرِ قلب پر ہے' مقدر کی بات ہے

Marfat.com

اُنؐ کے کرم کی ضو ہے کہ چہرے پہ شام کے
اب غازۂ سحر ہے، مقدر کی بات ہے

ہر دورِ درد و غم میں مسیحائے ہر زماں
ہمدرد و چارہ گر ہے، مقدر کی بات ہے

یادِ نبیؐ میں اشکِ ندامت کے فیض سے
مژگانِ درد تر ہے، مقدر کی بات ہے

صلِ علیٰ کے ورد سے میری دُعاؤں کا
ہر لفظ پر اثر ہے، مقدر کی بات ہے

لطفِ رسولِ پاک سے نعتِ رسولِ پاک
نازل حمیدؔ پر ہے، مقدر کی بات ہے

Marfat.com

⊙

ارکانِ بامعنی میں

سجی ہے سرِ مژگاں گزارش مرے آقاؐ
خدارا سرِ محشر ہو بخشش مرے آقاؐ

ستم کی کڑی دھوپوں میں ہے اب دیارِ دل
کرم کی کریں اس پر بھی بارش، مرے آقا

لگن میں زیارت کی مگن ہوں رہِ غم میں
اپاہج نہ جانے کیوں ہے کوشش، مرے آقاؐ

مجھے اب ثمر کچھ تو عطا ہو ارادت کا
کرم کی، عنایت کی ہے خواہش، مرے آقاؐ

Marfat.com

جبیں پر ندامت کا پسینہ لرزتا ہے
غموں کی نگاہوں سے ہے بارش مرے آقاؐ

خدارا بچا لینا، سزا سے بچا لینا
جو میری جزا کے دن ہو پرسش، مرے آقاؐ

چمک کر جو روحوں کے حرا میں اُتر جائے
دلوں کو میسر ہو وہ تابش مرے آقاؐ

نہ گل ہے، نہ خوشبو ہے، طلب کے گلستاں میں
مجھے بھی ہے بہاروں کی خواہش، مرے آقاؐ

کٹھن ہیں مدینے کے سفر کی ادب گاہیں
یہ ڈر ہے کہ ہو جائے نہ لغزش، مرے آقاؐ

بس اتنا کرم کر دیں، وفا کی ضیاء دے دیں
بہر سو ہے رِیا کی نمائش، مرے آقاؐ

Marfat.com

کرم ہو کرم پرور، کرم کی گزارش ہے
غموں کی دل و دیں پر ہے یورش، مرے آقاؐ

سجے گی سرِ محشر جو مسند شفاعت کی
مری بھی کریں حق سے سفارش، مرے آقاؐ

سخی ہو سخاوت کا، مسلسل تقاضا ہے
نوازش، مرے دل پر نوازش، مرے آقاؐ

یہ عاجز حمیدؔ آیا ہے آقاؐ حضوری میں
سمو کر عقیدت میں نگارش، مرے آقاؐ

Marfat.com

اے جمالِ رحمتِ حق اے کرم پرور کرم
تشنۂ دیدار ہوں، اے ساقیِ کوثر کرم

اے شہنشاہِ زماں اے مایۂ بے مائیگاں
کشتۂ جورو ستم پر ہمدم و یاور کرم

مجھ کو الطاف و عنایت کی ضیاء درکار ہے
ڈس رہی ہیں ظلمتیں، اے نور کے پیکر کرم

جاگتے لمحات میں سونے لگا ذوقِ سفر
راہِ اوجِ زندگی میں دین کے رہبر کرم

زندگی کی ٹہنیوں پر پھول مرجھانے لگے
رازِ بزمِ گل عذارِ زیست کے مظہر کرم

Marfat.com

اِس کثافت کی فضا کو دیں لطافت کی ہوا
ابرِ پاکیزہ نوازش طاہرو اطہر کرم

شامتِ اعمال کے دوزخ میں اب مخلوق ہے
اے مکرم خالقِ اکبر کے پیغمبرؐ کرم

عرصہءِ تقدیس میں لہرا رہی ہیں ناگنیں
ڈس رہا ہے کفر، اے ایمان کے مصدر کرم

بک رہا ہے سرخ بازاروں میں انساں کا ضمیر
سبز گنبد کے مکیں ایسے میں اُمت پر کرم

شش جہت میں آپؐ کے لطف وکرم کی دُھوم ہے
کاش مجھ پر بھی ہوا ے لحات کے سرور کرم

چیختے ماحول میں چپ ہے حمیدِ صابری
ہر طرف محشر بپا ہے شافعِ محشر کرم

Marfat.com

⊙

ریاضِ آب و گِل میں سرورِ دُنیا و دیں آئے
مہک اُٹھا مشامِ گل بہارِ دلنشیں آئے

اُجالے عرش سے کیونکر نہ برسیں شہرِ ہستی پر
اندھیروں کو مٹانے کے لیے مہرِ مبیں آئے

بقیدِ ہوش جن کی اقتدا ہے فرض انساں پر
امام الانبیاء آئے، وہ صدر المرسلیں آئے

شعورِ آگہی بخشا ہے جن کی ذاتِ والا نے
جہاں میں محفلِ امکاں کے وہ مسند نشیں آئے

خرد و وہم و گماں کے دشت میں آوارہ پھرتی تھی
رسولؐ اللہ لے کر مژدۂ حق الیقیں آئے

Marfat.com

ملا ہے تاج اکملت لکم کا ان کو خالق سے
قبا ختمِ نبوت کی پہن کر شاہِؐ دیں آئے

میں جب نعتِ نبیؐ کی فکر میں خود سے ہوا غافل
جھکانے ماہ و انجم میری چوکھٹ پر جبیں آئے

برائے دید جب دستِ دُعا میں نے اُٹھائے ہیں
مکانِ آرزُو میں سبز گنبد کے مکیں آئے

کیے ہیں کُن سے جن کے واسطے ارض و سما پیدا
وہی محبوبِ خالق، ہادیِ دُنیا و دیں آئے

شفاعت کے لیے جب عاصیوں کی آپؐ آئیں گے
اُٹھے گا شور محشر میں شفیع المذنبیں آئے

حمیدؔ ایوانِ عشق و آگہی کیونکر نہ روشن ہو
متانت اوڑھ کر دُنیا میں قرآنِ متیں آئے

Marfat.com

⦿

جو گدا بن کر شہِ کونین کے در پر گیا
آرزوؤں کے گلوں سے اُس کا دامن بھر گیا

رفعتِ انساں کی خاطر مسندِ معراج تک
رہبرانِ منزلِ تقدیس کا رہبر گیا

جب اُجالا لائے ہیں توحید کا نورُ الہدیٰ
شرک و بدعت کا اندھیرا دہر سے یکسر گیا

چھا گئی ہے کفر کی شب پر ضیاء ایمان کی
کافروں کے درمیاں جب دین کا رہبر گیا

Marfat.com

اُگ رہے ہیں اُس طرف سے سورجوں کے قافلے
جس طرف سے وہ حبیبِؐ خالقِ اکبر گیا

بخش دی جب شافعِ عصیاں نے بخشش کی سند
مٹ گیا غم دل سے، خوفِ پرسشِ محشر گیا

میرا حرفِ آرزو دوشِ نسیمِ صبح پر
بارگاہِ شاہؐ دیں میں آنسوؤں سے تر گیا

سرحدِ حق الیقیں سے عالمِ انوار تک
مرحبا محبوبؐ داور، شاہؐ بحر و بر گیا

جب بھی میں نے نعت کہنے کا کیا ہے اہتمام
کاروانِ فکر سوئے روضۂ اطہر گیا

ساغرِ توحید قسمت بن گیا اُس کی حمیدؔ
جو بھی دل میں لے کے حُبِ ساقیِ کوثر گیا

Marfat.com

⦿

اپنے بیگانوں پہ شفقت ہے تمھاری یا نبیؐ
زحمتوں میں عام رحمت ہے تمھاری یا نبیؐ

آنکھ میں جلوے ہیں رقصاں، دل میں ہے یادوں کا نور
دیدہ و دل پر حکومت ہے تمھاری یا نبیؐ

یہ زمین و آسماں، یہ انجم و گل تم سے ہیں
گلشنِ عالم میں نکہت ہے تمھاری یا نبیؐ

تم پہ ہیں موقوف بزمِ دین و دل کی رونقیں
اول و آخر نبوت ہے تمھاری یا نبیؐ

Marfat.com

سربسر فرمانِ باری ہے تمھاری گفتگو
ہو بہو قرآن سیرت ہے تمھاری یا نبیؐ

چاند سورج کے لبوں پر کیوں نہ ہو صلِ علیٰ
ضوفگن سب میں ارادت ہے تمھاری یا نبیؐ

تم سے ہے بزمِ چمن میں رنگ و نورِ زندگی
لالہ و گل میں صباحت ہے تمھاری یا نبیؐ

تم ازل کی روشنی ہو، تم اَبد کی ہو ضیاء
دہر پر ہر آن شفقت ہے تمھاری یا نبیؐ

خلق کی کیا بات یہ تو جان و دل سے ہے نثار
خالقِ اکبر کو چاہت ہے تمھاری یا نبیؐ

تم ہو فانوسِ ازل، تم ہو ابد کی روشنی
چار سو رخشندہ عظمت ہے تمھاری یا نبیؐ

Marfat.com

زحمتِ حالات کی دھوپوں کا مجھ کو خوف کیا؟
سایہ گستر مجھ پہ رحمت ہے تمھاری یا نبیؐ

کیوں نہ پہنے روشنی قلبِ حمیدؔ صابری
دھڑکنوں کے لب پہ مدحت ہے تمھاری یا نبیؐ

Marfat.com

⊙

مُداوائے غمِ دوراں محبت ہے محمدؐ کی
نشاطِ روح کا ساماں چاہت ہے محمدؐ کی

اَطِیعُ اللہ کا جلوہ اطاعت ہے محمدؐ کی
سراسر معنیِ قرآن سیرت ہے محمدؐ کی

لبوں پر غنچے غنچے کی نہ کیوں صلِ علیٰ مہکے
کہ نخلِ دل کی ہر ٹہنی میں نکہت ہے محمدؐ کی

نگاہِ شوق جھک جائے نہ کیوں دیدار پر اُنؐ کے
جمالِ سورۂ یٰسٓ صورت ہے محمدؐ کی

Marfat.com

انھیؐ کے نام کا چلتا ہے سکہ ہر دو عالم میں
خدا شاہد دو عالم پر حکومت ہے محمدؐ کی

نہ کیوں برسیں، غریبوں، بےکسوں پہ پھول شفقت کے
مساکین و یتامٰی پر عنایت ہے محمدؐ کی

انھیؐ کی ذات ہے وجہِ صدائے کن حقیقت میں
بنائے جلوۂ عالم وِلادت ہے محمدؐ کی

کوئی رہزن بنے کیونکر ہماری راہ کا پتھر
بہر منزل ہمارے ساتھ رحمت ہے محمدؐ کی

حمیدؔ صابری کیونکر نہ ہو نازاں محمدؐ پر
سرِ محشر اِسے حاصل شفاعت ہے محمدؐ کی

Marfat.com

⊙

مہرباں جب مرا خدا ہوگا
مجھ کو دیدارِ مصطفےٰ ہوگا

جب حضورؐ آئیں گے سحر کی مثال
غم کی راتوں میں چاندنا ہوگا

سبز گنبد پہ جب پڑے گی نظر
دیکھیے دل کا حال کیا ہوگا؟

ہاتھ میں ہوگی دُودھیا جالی
کانپتے لب پہ مدعا ہوگا

Marfat.com

سرفرازی اُسے نصیب ہوئی
اُنؐ کے در پر جو سر جُھکا ہوگا

فردِ عصیاں جو پیش ہوگی مری
حشر میں حشر جانے کیا ہوگا؟

جو بھی اپنائے گا نبیؐ کا چلن
اس جہاں کا وہ رہنما ہوگا

خلد میں جاؤں گا تو میرے لیے
جامِ کوثر چھلک رہا ہوگا

کیا کرو گے حمیدؔ محشر میں
جب محمدؐ کا سامنا ہوگا؟

Marfat.com

⊙

عمر بھر مدحِ محمدؐ کو زباں پر رکھنا
محفلِ صلِّ علیٰ گرم برابر رکھنا

جگمگاتا ہوا چاہو جو مقدر رکھنا
اُنؐ کی چوکھٹ پہ جبینِ دلِ خودسر رکھنا

راہ میں رات کا جنگل جو کبھی آ جائے
نورِ توحید سے آنکھوں کو منور رکھنا

بزمِ تدبیر ہو یا گرم ہو رزمِ تقدیر
سوچ میں مقصدِ فرمانِ پیمبرؐ رکھنا

Marfat.com

رولنا چاہو اگر وقت کی موجوں سے گہر
عشقِ آقاؐ کا رواں دل میں سمندر رکھنا

تشنگی میں نہ رہے بادہ و ساغر کا خیال
دل میں اتنی طلبِ ساقیِ کوثر رکھنا

رُوح کو زحمتِ دُنیا سے بچانا ہو اگر
دھیان میں رحمتِ دارین کا پیکر رکھنا

تم نے مکے میں تو جس طرح گزاری، گزری
ارضِ طیبہ پہ مگر پاؤں سنبھل کر رکھنا

یا نبیؐ فردِ عمل سامنے آئے جس دم
آبرو میری خدارا سرِ محشر رکھنا

خاکِ پائے شہِؐ دوراں جو ملے تم کو حمید
کبھی آنکھوں میں لگانا، کبھی سر پر رکھنا

Marfat.com

◉

صنعتِ ذوقافیتین

مرے کشکولِ دل میں جس قدر ایماں کی دولت ہے
خدا کی دین ہے سرکارِ دوراں کی عنایت ہے

حبیبِؐ حق کی صورت جلوۂ یزداں کی صورت ہے
میسر روح کو محبوبِ سبحاں کی رفاقت ہے

فضاؤں میں نہ کیوں ہوں قمقمے روشن درودوں کے
جہاں میں آج سلطانوں کے سلطاں کی ولادت ہے

وہ جن کو راز ہائے کن فکاں کا رازداں کہیے
عیاں اُنؐ پر مرے شہرِ تمنا کی حقیقت ہے

Marfat.com

دو عالم کے سخنور دنگ ہیں حسنِ تکلم پر
کلامِ سرورِ دیں سربسر قرآں کی صورت ہے

شبِ معراج جس کی میزبانی حق نے فرمائی
خرد سے ماورا اُس عرش کے مہماں کی عظمت ہے

کنارے موجہء صلِ علیٰ میں ڈھلتے جاتے ہیں
عقیدت کے سمندر میں عجب طوفاں کی شدت ہے

مرے شہرِ نظر میں ہے قیامِ سرورِ عالم
حریمِ عشق میں حسنِ فراواں کی سکونت ہے

خیالوں میں جھکا لیتا ہوں اپنے دل کی پیشانی
تصور کے حدیقے میں شہِ امکاں کی صورت ہے

برستا ہے فلک سے نورِ خالق شہرِ ہستی پر
زمانے میں سفیرِ نورِ ایماں کی ولادت ہے

Marfat.com

نبیؐ کا نام لیتے ہیں بھنور ساحل میں ڈھل جائے
مقابل کیا دریدہ ناؤ کے طوفاں کی شدت ہے

غمِ دوراں ہے کوسوں دُور شہرِ دل کی سرحد سے
مرے دل میں غمِ محبوبِؐ یزداں کی سکونت ہے

خدا کے جس نمائندے نے بخشی ہے خود آ گاہی
رہِ دل میں اُسی رہبر کے احساں کی ضرورت ہے

حمیدؔ صابری جو ہیں بنائے محفلِ ہستی
انھیؐ کے نور سے آراستہ امکاں کی جنت ہے

Marfat.com

⊙

یوں زائرینِ طیبہ کا جاری سفر رہے
اُمیدِ لطفِ سیدِ خیرُالبشرؐ رہے

جو فرش سے گئی ہے سرِ عرشِ آ گہی
زیبِ نظر نبیؐ کی وہی رہگذر رہے

مضمر اِسی عمل میں ہے اب ارتقائے زیست
اب جستجو حضورؐ کی شام و سحر رہے

جن کو عزیز اُسوۂ خیر الوریٰ رہا
دربارِ شاہؐ دیں میں وہی معتبر رہے

Marfat.com

درکار ہے جو رُوح کو معراجِ بندگی
پیوست اُنؐ کے در سے جبینِ نظر رہے

اتنی سی آرزو ہے بس اتنی سی التجا
یہ دل نبیؐ کے عشق میں بادیدہ تر رہے

بو دیں اگر حمیدؔ وفاؤں کا خون ہم
سرسبزِ باغِ دِین کا اِک اِک شجر رہے

Marfat.com

⊙

جب بیانِ رسولؐ ہوتا ہے
"رحمتوں کا نزول ہوتا ہے"

جس پہ ہوتا ہے صبحِ نو کا گماں
وہ جمالِ رسولؐ ہوتا ہے

جس کو حاصل ہے عشقِ سرورِ دیںؐ
اُس کو ہر زخم پھول ہوتا ہے

رحمتِ حق ہے مہرباں جس پر
کب وہ انساں ملول ہوتا ہے

Marfat.com

حُسن اُگتا ہے اُس کی آنکھوں سے
جس کو عشقِ رسول ہوتا ہے

جس میں خوشبو نہ ہو درودوں کی
وہ گلستاں فضول ہوتا ہے

حکمِ باری سے جو عبارت ہو
وہ نبیؐ کا اصول ہوتا ہے

نعت کہتے ہیں جس کو لوگ حمیدؔ
رحمتوں کا حصول ہوتا ہے

Marfat.com

⊙

گلوں پر، رنگ ونکہت پر دو عالم کی بہاروں پر
رسول اللہ کا حسنِ کرم ہے لالہ زاروں پر

سکوتِ شب میں گھبرانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا
درودوں کے ترانے گنگناؤ دل کے تاروں پر

گزر جائیں نہ کیوں دل چیر کر طوفاں کے لشکر کا
نوازش دین کے والی کی ہے دُنیا کے ماروں پر

مجھے لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰه کہنا پڑتا ہے
نظر جاتی ہے جب میری تھکے ماندے نظاروں پر

Marfat.com

خدا شاہد لکھا ہے یا محمدؐ نورِ سبحانی!
تجلی کی جبیں پر عرش کے روشن مناروں پر

اُٹھے گا المدد کا شور جب تاریک راہوں میں
محمدؐ نور افشانی کریں گے شب کے ماروں پر

وہ حاضر ہو نہیں سکتا نبیؐ کے آستانے پر
نچھاور جسم و جاں کرتا نہیں جو چار یاروںؓ پر

ٹھٹھک سکتا نہیں طوفان کی مخدوش موجوں میں
سفینہ میرا بہتا ہے محمدؐ کے اشاروں پر

حمیدؔ اس راز سے واقف نگہدارِ حقیقت ہیں
خدا کا لطفِ بے حد ہے نبیؐ کے جاں نثاروں پر

Marfat.com

◉

میں جو قسمت سے کبھی اُنؐ کے نگر جاؤں گا
عشق ہوں، حُسن کے قدموں میں بکھر جاؤں گا

اوڑھ کے جاؤں گا جب نورِ نبیؐ کی موجیں
میں اندھیروں کے سمندر سے گزر جاؤں گا

جب بھی لمحات کے سرورؐ نے بلایا مجھ کو
شام کی راہ سے مانندِ سحر جاؤں گا

فاصلے راہ کے جھک جھک کے قدم چومیں گے
شہرِ تقدیس میں جب مثلِ نظر جاؤں گا

Marfat.com

جذبۂ دید سلامت ہے تو اُنؐ کے در پر
لاکھ زخمی ہیں مرے پاؤں مگر جاؤں گا

چادرِ نورِ نبیؐ اوڑھے ہوئے ہوں اے دوست
میں شبِ تار سے مانندِ سحر جاؤں گا

غنچہ و گل تو کہاں شاہِؐ دو عالم کے حضور
نذر کرنے کے لیے زخمِ جگر جاؤں گا

یاد فرمائیں گے جب گنبدِ خضریٰ کے مکیں
سر جھکائے ہوئے بادیدۂ تر جاؤں گا

جب پہنچ جاؤں گا انوارِ ازل کے در پر
میں اُجالا ہوں اُجالوں میں اُتر جاؤں گا

قصرِ سرکارؐ پہ لے جائے گا جب عشق مجھے
رکھ کے دہلیز پہ سرِ جاں سے گزر جاؤں گا

Marfat.com

خلد میں شافعِ محشر کی نوازش کے طفیل
نعت پڑھتا ہوا بے خوف و خطر جاؤں گا

مجھ کو آئے گا بلاوا مرے آقاؐ کا حمیدؔ
دیکھنے کے لیے اللہ کا گھر جاؤں گا

Marfat.com

◉

مجھ کو محمدؐ عربی پر ہے فخر و ناز
اُنؐ کے کرم سے میں ہوں دو عالم میں سرفراز

درکار ہے نشاطِ دل و دیں جو مومنو
کشکولِ غم بڑھاؤ۔ کہ بابِ کرم ہے باز

محشر میں ہوں گے شافعِؐ محشر کے ساتھ ساتھ
سب اُمتوں میں ہم کو ملا ہے یہ امتیاز

بے تاب ہے جبینِ طلب میں یہ آرزو
میرا سرِ نیاز ہو اور اُنؐ کا پائے ناز

Marfat.com

کیفِ نشاطِ عشق میں ڈھل جائے زندگی
یادِ نبیؐ کے گیت ہوں صلِ علیٰ کا ساز

بعد از نماز ذکر ہے اُنؐ کے نہ کر فرار
اُنؐ پر درود پڑھنا بھی ہے سربسر نماز

عالم ہے شمعِ روئے محمدؐ سے تابناک
مجھ پہ یہ بزمِ عشقِ نبیؐ میں کھلا ہے راز

نعتِ نبیؐ سناؤں سرِ بزمِ آگہی
لہجے کو ہو نصیب اگر سوزِ جاں گداز

بوسے زباں کے شمس و قمر کیوں نہ لیں حمیدؔ
مدحِ نبیؐ میں شام و سحر ہوں سخن طراز

Marfat.com

⦿

زحمت میں ہیں رحمت کی نظر سیدِ عالم
ہر سحر کے موسم میں سَحَر سیدِ عالم

کہتی ہیں گلستانِ شریعت کی بہاریں
ہر نخل حقیقت کا ثمر سیدِ عالم

یہ شام وسحر آپؐ کے جلووں سے ہیں روشن
طالب نہ ہوں کیوں شمس و قمر سیدِ عالم

ہر سمت رواں پھر بھی ہیں اسلام کے شیدا
ہر گام پہ ہیں خوف و خطر سیدِ عالم

Marfat.com

لِلّٰہ اِسے نیّر کا دروازہ دکھا دیں
دیوانۂ شر پھر ہے بشر سیدِؐ عالم

افسانۂ دُنیا نہ بنیں دین کے راہی
منظر میں اُتر جائے نظر سیدِؐ عالم

ظلمات کے زنداں میں پریشاں ہیں نگاہیں
چمکائیں مرا داغِ جگر سیدِؐ عالم

پھر کفر کے صحرا میں بھٹکتا ہے مسلماں
دے دیجیے ایماں کے گہر سیدِؐ عالم

اب آپؐ کی اُمت ہے تعیش کے نگر میں
چہروں پہ نہیں گردِ سفر سیدِؐ عالم

عیبوں کی فضاؤں میں حمید اب ہے پریشاں
دے دیجیے عرفان ہنر سیدِ عالم

Marfat.com

◉

جہانِ کفر میں قندیل حق جس نے اُجالی ہے
وُہی ختم الرسل، نورِ ہدایت، دیں کا والی ہے

جسے یٰس و طٰہٰ کا لقب اللہ نے بخشا
نبوت بے نظیر اُس کی، رسالت بے مثالی ہے

نظر میں نورِ آقاؐ، ہاتھ میں روضے کی جالی ہے
تمنا جس کی دل کو تھی وہی جاگیر پالی ہے

وہ گُل ہوں، یا جواہر ہوں، وہ انجم ہوں، کہ سورج ہو
مرا مولا جہانِ آب و گل میں بے مثالی ہے

Marfat.com

یہ احسانِ نبیؐ ہے منتشر پھولوں کی محفل پر
معطر عطرِ وحدت سے چمن کی ڈالی ڈالی ہے

مری نظروں کو اہلِ زر کے طشتِ زر سے کیا لینا
مرا دل سرورِؐ کونین کے در کا سوالی ہے

ملا یہ راز مجھ کو رازدارِ ہر دو عالم سے
چراغِ آخرت کی راہ میں اک رات کالی ہے

سلاطینِ جہاں اُس کو سلامی پیش کرتے ہیں
گدائے مصطفےٰؐ کی کس قدر توقیر عالی ہے

یقیناً روبرو حق کے وہی بس سرخ رُو ہوگا
کہ جس نے اُسوۂ آقاؐ میں اپنی زیست ڈھالی ہے

حمیدؔ صابری میں وہ ثنا گوئے محمدؐ
میں خاکِ فرش ہوں سوچوں میں لیکن عرشِ عالی ہے

Marfat.com

⊙

رکھ لی ہے جس نے دیدۂ پرنم کی آبرو
وہ نورِ مصطفیٰؐ ہے دو عالم کی آبرو

کیونکر نہ چشمِ شوق میں وہ جلوہ زا رہیں
کرتا ہوں دل سے نورِ مجسم کی آبرو

اے کاش کوئی سورۂ طٰہٰ میں جھانکتا
کرتا ہے عشق حسنِ مکرم کی آبرو

جن پر نشاطِ روح و بدن کا مدار ہے
غم سے انھیؐ کے ہے دلِ پرغم کی آبرو

Marfat.com

اعجاز ہے یہ سرورِؐ دیں کے ظہور کا
مخلوق میں ہے خالقِ اعظم کی آبرو

آتی ہیں شش جہت سے صدائیں درود کی
اللہ رے یہ محسنِؐ عالم کی آبرو

سلطانِ بحر و بر کا یہ لطفِ جمیل ہے
کی ہے سمندروں نے بھی شبنم کی آبرو

جب پیش ہوگی نعت مری حق کے سامنے
محشر میں ہوگی کاوشِ پیہم کی آرزو

یہ ہے کرم حمیدؔ رسولِؐ کریم کا
اب فکر میں ہے نورِ مقدم کی آبرو

Marfat.com

⦿

جس کو نصیب سرورِ عالم کا پیار ہو
کیونکر نہ اُس پہ رحمتِ پروردگار ہو

ربِّ عظیم جس کے فضائل بیاں کرے
اُس کی فضیلتوں کا بھلا کیا شمار ہو

جاؤں جو طیبہ نذرِ شہہِ دیں کے واسطے
لڑیاں سلام کی ہوں، درودوں کا ہار ہو

اس کو جلا ملی ہے رسالت کے نور سے
کیوں دل کے آئینے پہ ہوس کا غبار ہو

Marfat.com

دروازۂ رسولؐ پہ قربان جو ہے دل
اُس پر جمالِ گنبدِ خضریٰ نثار ہو

میں بھی اُٹھاؤں لطفِ حضوری مرے حضورؐ
مجھ پر بھی اے کریم کرم بار بار ہو

اے کاش جذبِ دید میں اتنا تو ہو اثر
دیکھوں جدھر جمالِ نبیؐ آشکار ہو

تڑپوں نبیؐ کی یاد میں تاحشر اے حمیدؔ
اتنی طویل میری شبِ انتظار ہو

Marfat.com

اب مری آنکھوں میں روشن ہے جمالِ شاہؐ دیں
روشنی ہی روشنی ہے سایۂ ظلمت نہیں

مل گیا تاریک ذرّوں کو بھی نوری پیرہن
جلوہ فرما جب ہوا فاران پر مہرِ مبیں

صابرِ دوراں کے جلوے ہیں متاعِ زندگی
مطمئن ہے حُزن کی راتوں میں بھی چشمِ حزیں

رات کے پتھر سے رُک سکتے نہیں میرے قدم
میں لیے پھرتا ہوں دل میں نیّرِ صبحِ یقیں

Marfat.com

مجھ کو آتے ہیں مدینے سے مسرت کے سلام
میں کبھی اندوہ میں ہوتا نہیں اندوہگیں

یہ تمنا ہے کہ سجدے سے نہ اُٹھّے تا حیات
جب جھکاؤں سرورِ دوراںؐ کی چوکھٹ پر جبیں

یا محمدؐ تا بہ منزل دست گری کیجیے
زلزلوں کی رہ گزر ہے آرزوؤں کی زمیں

چھا گیا ہے صبح کے پیکر پہ راتوں کا فسوں
جھک رہی ہے کفر کے در پر مسلماں کی جبیں

پی رہا ہوں تشنگی میں زحمتوں کی تلخیاں
بادۂ رحمت عطا ہو رحمۃً للعالمیں

اب بشر کے واسطے قرآں میں ہے شر کا علاج
اب کوئی خیر الوریٰ دُنیا میں آ سکتا نہیں

Marfat.com

یہ غلامِ نعت گو بھی حاضرِ دربار ہو
فکرِ دُنیا سے چھڑا لو اِس کو لے اے سلطانِ دیں

آنسوؤں کے گرم پانی سے وضو کر کے حمیدؔ
میں کیا کرتا ہوں فکرِ نعتِ ختم المرسلیں

Marfat.com

⦿

غم کا علاج آپؐ ہیں غم خوار آپؐ ہیں
تریاق دردؔ دافعِ آزار آپؐ ہیں

کیونکر نہ روز و شب ہوں گدائے درِ حضورؐ
خلاقِ رنگ و نور کے شہہ کار آپؐ ہیں

دریائے زندگی ہو کہ ساحل ہو موت کا
تابِ دل و نگاہ کے مختار آپؐ ہیں

رنجور و غمزدہ کو مسرت کا ہیں پیام
مجبور و بے نوا کے طرفدار آپؐ ہیں

Marfat.com

ذرّوں کو نجم و ماہ کا پیکر نہ کیوں ملے
راتوں کی منزلوں میں سحر کار آپؐ ہیں

حسنِ حیاتِ نو ہیں، بہاروں کی تمکنت
پھولوں کی بزم، نکہتِ گلزار آپؐ ہیں

کیونکر نہ نصرتوں کے سلام آئیں زیست پر
ہر کربلائے نو میں علم دار آپؐ ہیں

روزِ جزا کا خوف ستائے گا کیا مجھے؟
جب مغفرت کے حشر میں مختار آپؐ ہیں

کیونکر جھکے نہ پاؤں پہ دُنیا کی سروری
سرور لقب ہے جن کا وہ سرکار آپؐ ہیں

عاجز حمیدؔ پر بھی کریمانہ اک نظر
اے رحمتِ زمانہ کرم گار آپؐ ہیں

Marfat.com

⊙

دل جب نبیؐ کی یاد میں ہوتا ہے بے قرار
ارمانِ دید، دیدوں کے ہوتے ہیں اشک بار

روضے پہ مجھ کو اپنے بلا لیجئے حضورؐ
چہرے پہ زندگی کے نہیں رنگِ اعتبار

اُمت پہ آ پڑا ہے کڑا وقت یا نبیؐ
باطل کی زد میں آیا ہے اسلام کا وقار

جب عشق کے لبوں پہ محمدؐ کا نام ہو
صلِ علیٰ کا ورد کرے حسنِ انتظار

Marfat.com

غم کیوں نہ چھلکیں آنکھ سے پیشِ رسولؐ پاک
غمدار کے حضورؐ غموں میں ہیں غم گسار

وحدت کی خوشبوؤں سے مہک اُٹھی کائنات
گلبار جب ہوا ہے رسالت کا گُلعزار

جس کی نظر میں راہِ پیمبرؐ ہے جلوہ گر
اقلیمِ قلب و روح اُسی کا ہے تابدار

اللہ رے یہ صاحبؐ معراج کا مقام
زیرِ قدم ہے عرشِ معلیٰ کی رہگذار

جو رازدارِ بزمِ حقائق ہیں دہر میں
کب اُنؐ سے غم زدہ کا ہے پوشیدہ حالِ زار

رحمت نے لے لیا مجھے آغوش میں حمید
جس دم ہُوا ہُوں اپنے کیے پر میں شرمسار

Marfat.com

⦿

جگا جوت دل میں وہ عشقِ نبیؐ کی
اُجالوں میں ڈھل جائے شب زندگی کی

جو بزمِ نبیؐ میں ہوا ہے چراغاں
ستاروں نے کی آرزو حاضری کی

فنا دل سے ہو جائے راہِ نبیؐ میں
اِسی میں ہے مضمر بقا آدمی کی

جو عاشق کا سر ہو درِ مصطفےؐ پر
میسر ہو معراج اُسے عاشقی کی

Marfat.com

کبھی صدقِ دل سے پکارے تو کوئی
بناتے ہیں بگڑی وہ ہر آدمی کی

یہی آدمی کے ہے دُکھ کا مداوا
جہاں میں ہو تعمیر حکمِ نبیؐ کی

سجا جن کے سر پر شفاعت کا سہرا
اُنہیں فکر محشر میں ہے اُمتی کی

نہ کیوں مجھ سے لرزاں ہوں ظلمت کے سائے
میں اوڑھے ہوئے ہوں رِدا روشنی کی

یہ شیشہ ہے وہ جس میں ہے آبِ کوثر
مرے دل پہ کیوں گرد ہو تشنگی کی

رسولِ مکرمؐ کا اس پر کرم ہے
حمیدؔ آج پرشش ہوئی صابریؔ کی

Marfat.com

⦿

عرش کے روشن مناروں پر مرے آقاؐ کا نام
بحر و بر میں ہے ضیا گستر مرے آقاؐ کا نام

صدق دل سے دیکھئے لے کر مرے آقاؐ کا نام
حادثوں میں اب بھی ہے یاور مرے آقاؐ کا نام

ہر نگاہِ جستجو کو منزلِ نو کا سراغ
ہر مسافر کے لیے رہبر مرے آقاؐ کا نام

روئے شمعِ مصطفٰیؐ سے ہر کرن ہے فیض یاب
سُورجوں کو روشنی پرور مرے آقاؐ کا نام

Marfat.com

عادلوں کے خامہءِ انصاف کی ہے زندگی
عدل کی تحریر کا محور مرے آقاؐ کا نام

گلشنِ توحید کے حسنِ تقدس کی بہار
نکہتِ تقدیس کا پیکر مرے آقاؐ کا نام

اُنؐ کے اشکوں سے ہوا روشن چراغِ لاالہ
نورِ اِلا اللہ کا مظہر مرے آقاؐ کا نام

خاورِ نورِ عطا ہے بخششوں کا آفتاب
حشر میں ہے رحمتِ داور مرے آقاؐ کا نام

عکسِ وحدت کیوں نہ چھلکے میری چشمِ شوق سے
نقش ہے جب شیشہءِ دل پر مرے آقاؐ کا نام

دیدۂ نمناک کو ٹھنڈک غموں کی دھوپ میں
وجہِ تسکینِ دلِ مضطر مرے آقاؐ کا نام

Marfat.com

آفتابِ رحمتِ عالم نہ کیوں اُنؐ کو کہیں
شب کے ماروں پر کرم گستر مرے آقاؐ کا نام

حرفِ مدحت کیوں نہ ہوں اب ذہن کی زینت حمیدؔ
اب ہے سوچوں میں ثنا پرور مرے آقاؐ کا نام

Marfat.com

⊙

گلزارِ جاں پہ ہے یہ عنایت حضورؐ کی
دل میں مہک رہی ہے محبت حضورؐ کی

دُنیا میں جس نے کی ہے اطاعت حضورؐ کی
عقبٰی میں پائے گا وہ رفاقت حضورؐ کی

یہ آرزو☆ ہے جاگتی آنکھوں سے دیکھ لوں
کی میں نے خواب میں تو زیارت حضورؐ کی

ارض و سما ہیں آپؐ کے جلوؤں سے فیض یاب
کون و مکاں میں عام ہے رحمت حضورؐ کی

☆ بحمد للہ ایک روشن رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مع صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا۔

Marfat.com

اللہ جانتا ہے فقط شانِ مصطفیٰ
لکھی ہے لوحِ عرش پہ عظمت حضورؐ کی

آیا ہے میرے ذہن میں جب آپؐ کا خیال
آئی زباں کو چومنے مدحت حضورؐ کی

ربِ عظیم کی ہیں اُسی پر نوازشات
جس کو عزیز تر ہے شریعت حضورؐ کی

کس پر کھلا ہے راز "ا ل مٓ" کا
کس پر عیاں ہوئی ہے حقیقت حضورؐ کی

پہنچا مرا خیال سرِ لامکاں حمید
اُبھری مکانِ دل سے جو چاہت حضورؐ کی

Marfat.com

اعجاز ہے یہ ذکرِ محبوبِؐ کبریا کا
عرشِ عظیم محور ہے میری التجا کا

صدیقؓ کا، عمرؓ کا، عثمانؓ و مرتضیٰؓ کا
پہنا ہے عشق میں نے یارانِ مصطفیٰؐ کا

سُنت مرے نبیؐ کی اللہ کی ہے سنت
اقدامِ مصطفائی، قرآن ہے خدا کا

مٹ جاؤ گے جہاں سے سن لو یہ گوشِ دل سے
نافذ جو کر نہ پائے دستور مصطفیٰؐ کا

Marfat.com

ظالم یہودیوں کے نرغے میں زندگی ہے
عُنوان بن گیا ہوں تاریخِ کربلا کا

شاداب جو زمیں تھی پھر ہو چلی ہے بنجر
پھر اے سحابِ رحمت چھینٹا کوئی عطا کا

اسلام کے بدن سے پھر خون رس رہا ہے
روحوں میں چبھ رہا ہے پھر تیر ابتلا کا

اے ناصرِؐ دو عالمؐ نصرت کو بھیج دیجے
اُمت کو سامنا ہے کفارِ ناسزا کا

سارا جہان میرا گرویدہ ہو گیا ہے
میں جب سے ہو گیا ہوں سردارِ انبیا کا

حقا حمیدؔ اُنؐ کے چودہ طبق ہیں خادم
میں ہی غلام کیا ہوں سلطانِؐ دوسرا کا

Marfat.com

⦿

"جب محمدؐ کی بات ہوتی ہے"
وجد میں کائنات ہوتی ہے

جب بھی پیتا ہوں جامِ صلِ علیٰ
درد و غم سے نجات ہوتی ہے

ابرِ رحمت کو یاد کرتے ہی
بارشِ التفات ہوتی ہے

ساتھ رکھتا ہے جو غمِ مرسل
ہر خوشی اُس کے سات ہوتی ہے

بابِ خضریٰ پہ زندگی کو گزار
زندگی بے ثبات ہوتی ہے

Marfat.com

پھول جس میں کھلیں درودوں کے
کیف پرور وہ رات ہوتی ہے

رحمتوں میں حضورؐ کی رحمت
دردمندوں کے سات ہوتی ہے

یاد اُس رحمتوں کے والیؐ کی
دافعِ حادثات ہوتی ہے

جو نبیؐ کے پیادے ہوتے ہیں
اُن سے ہر غم کو مات ہوتی ہے

عشقِ مولا مِیں بے خبر ہونا
دل نشیں واردات ہوتی ہے

موت راہِ رسولِؐ حق میں حمیدؔ
حاصلِ صد حیات ہوتی ہے

Marfat.com

⊙

خدائی کے والی حبیبِ خدا ہیں
وہ مختارِ اقلیمِ ارض و سما ہیں

وہ یٰسں و طٰہٰ، وہ بدر الدجیٰ ہیں
سراپا اُجالا ہیں، شمس الضحیٰ ہیں

عقیدت کی آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے
محمدؐ مری روح میں جلوہ زا ہیں

اُنھیؐ سے ہیں خلدِ نظر میں بہاراں
وہ تخلیقِ کون و مکاں کی بنا ہیں

Marfat.com

کوئی پیاسا آتا نہیں اُن کے در سے
وہ موجِ کرم ہیں، وہ بحرِ سخا ہیں

اُنھیؐ سے ہے قائم بھرم ضبطِ غم کا
شکستہ دلوں کا وہیؐ آسرا ہیں

اسیرانِ عشقِ نبیؐ اللہ اللہ
غمِ قیدِ ہر دو جہاں سے رہا ہیں

مہ و مہر ہیں اُنؐ کی راہوں کے ذرّے
محمدؐ شب و روز کے رہنما ہیں

مجھے غم ہو کیوں حادثاتِ جہاں کا
مرے ساتھ جب میرے مشکل کشا ہیں

وہیؐ پھول دیتے ہیں زخموں کے بدلے
جہاں میں وہ معیارِ لطف و عطا ہیں

Marfat.com

بظاہر لباسِ بشر زیبِ تن ہیں
بشر سے حقیقت میں وہؐ ماورا ہیں

حمیدؔ اُنؐ کی توصیف کیونکر بیاں ہو
وہ خلاقِ عالم کا بھی مدعا ہیں

Marfat.com

⊙

لب پہ نعتِ پیمبرؐ مہکنے لگی، دفعتاً کیف میں روح ڈھلنے لگی
میرے سرکارؐ کی انجمن سج گئی، شمعِ عشقِ نبیؐ دل میں جلنے لگی

حج کے لمحات پھر ہو گئے جلوہ زا، پھر ہوئے قافلے سوئے بطحا رواں
پھر نگاہِ تمنا کے آغوش میں، آرزوئے زیارت مہکنے لگی

مردہ کھیتوں سے اُگنے لگی زندگی، مُسکرانے لگی شاخِ دل کی پھبن
شاہِؐ دوراں کے الطاف کی روشنی، درد و غم کے اندھیرے نگلنے لگی

خوبیٔ بخت سے جب کبھی دل مرا، سرورِ دیں کی یادوں کا محور ہوا
دیکھ کر میرے جذبوں کی تابندگی، میری پرچھائیں بھی مجھ سے جلنے لگی

Marfat.com

میں نے جس دم کہا المدد یا نبیؐ! زحمتوں میں ہوا رحمتوں کی چلی
موجِ طوفاں میں ساحل کے جلوے ملے ناؤ میری بھنور سے نکلنے لگی

دل جمالِ نبیؐ کا طلبگار ہے مدتوں سے مجھے شوقِ دیدار ہے
بھیک جلووں کی اب تو عطا کیجیے دل میں شمعِ تمنا پگھلنے لگی

چاہتوں کے حسیں شہر کی چاہ میں منزلِ آگہی کی کٹھن راہ میں
اے حمیدؔ اُنؐ کی چشمِ کرم کیا ہوئی زندگی ہر قدم پر سنبھلنے لگی

Marfat.com

⦿

میں بھی درِ حضورؐ پہ جاؤں، خدا کرے
جا کر جبینِ شوق جھکاؤں، خدا کرے

سن کر بگوشِ عشق صدا لاالٰہ کی
سویا ہوا نصیب جگاؤں، خدا کرے

میں اپنے درد و کرب کے اظہار کے لیے
آنسو مدینے جا کے بہاؤں، خدا کرے

بخشیں حضورؐ اِذنِ تکلم مجھے کبھی
حالِ دلِ تباہ سناؤں، خدا کرے

Marfat.com

ہستی کے ہر سفر میں درود و سلام کو
میں عشق کا شعار بناؤں، خدا کرے

میں اِرتقائے نورِ بصیرت کے واسطے
آنکھوں میں خاکِ طیبہ لگاؤں، خدا کرے

میں بھی طوافِ کعبہ کروں جھوم جھوم کر
زَم زَم سے میں بھی پیاس بجھاؤں، خدا کرے

مجھ پر بھی مہرباں ہوں کبھی مہرِ ممکنات
میں بھی تجلیوں میں نہاؤں، خدا کرے

پہنچوں جو ایک بار دیارِ رسول میں
پھر لوٹ کر حمیدؔ نہ آؤں، خدا کرے

Marfat.com

⦿

خدا نے خیر الوریٰ کی صورت' فلاحِ نوعِ بشر کی خاطر
جہانِ شر میں نبیؐ کو بھیجا' جِلائے قلب و نظر کی خاطر

سمو لے آنکھوں میں سوزِ غم کو' شبابِ زخمِ جگر کی خاطر
دُعا سے پہلے درود پڑھنا' دُعا میں حسنِ اثر کی خاطر

ورودِ خورشیدِ کبریا سے ملی ہیں تابانیاں جہاں کو
سحر کے رُخ سے نقاب اُٹھا' ظہورِ خیر البشرؐ کی خاطر

نبیؐ کے ہونٹوں کی مسکراہٹ جمالِ رنگِ بہارِ ہستی
نبیؐ کے نقشِ قدم ہیں روشن' حیاتِ شمس و قمر کی خاطر

Marfat.com

مرادِ سرکارِ ہر دو عالم خدا نے بھیجی ہے طشتِ حق میں
حبیبِ حق کی دُعا سنی جب، حصولِ حضرت عمرؓ کی خاطر

حضورؐ کوئی کرم کا چھینٹا، سلگتے باغِ طلب پہ بھی ہو
ستم کی دھوپوں میں نخلِ ہستی دُعا بہ لب ہے ثمر کی خاطر

یہ آرزو ہے درِ نبیؐ پر، صدائے عجز و نیاز بن کر
حمیدؔ مدحت کے پھول چھڑکوں متاعِ فیضِ نظر کی خاطر

Marfat.com

⊙

شفقت و رحم کا پیکر ہیں رسولِؐ اکرم
سربسر رحمتِ داور ہیں رسولِؐ اکرم

خُلق، ایثار، کرم، لُطف، نوازش، رحمت
حسنِ الطاف کا پیکر ہیں، رسولِؐ اکرم

نور ہیں نور کی تخلیق ہے، پاکیزہ جمال
خلقِ خلاق کا مظہر ہیں، رسولِؐ اکرم

کیوں نہ جھک جائے اطاعت کو تکبر کی جبیں
شہرِ اخلاص کے سرور ہیں، رسولِؐ اکرم

Marfat.com

فرش پر مرسلِ دوراں ہیں رسولِ آخر
منزلِ عرش کے رہبر ہیں رسولِ اکرم

حق سے پائی وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ کی سند
نورِ رفعت سے منور ہیں، رسولِ اکرم

اُنؐ کے قدموں پہ جھکے کیوں نہ دو عالم کی بہار
خلدِ توقیر کا محور ہیں رسولِ اکرم

وہ مکرم ہیں، کریمانہ ریاست اُنؐ کی
امن و راحت کے پیمبرؐ ہیں رسولِ اکرم

کیوں نہ وحدت کی شعاعیں ہوں انھی سے منسوب
مہرِ توحید کا پیکر ہیں رسولِ اکرم

کیوں نہ باطل کا فسوں سر بہ گریباں ہو جائے
حق کے منشور کا مظہر ہیں رسولِ اکرم

Marfat.com

کیوں نہ جذبوں کے تموّج پہ رقم ہو توصیف
میری سوچوں کا سمندر ہیں رسولؐ اکرم

کیوں تجھے پرسشِ اعمال کا ہو خوف حمیدؔ
حشر میں شافعِؐ محشر ہیں، رسولِؐ اکرم

Marfat.com

⦿

وہ باغ، وہ بہار، وہ بزمِ نبیؐ کہاں
صحرا میں جی رہا ہوں مگر زندگی کہاں

در پر حبیبِ حق کے جھکاؤں جبینِ غم
لیکن مرے نصیب میں ایسی خوشی کہاں

لے جائے جو مکاں سے سرِ لامکاں مجھے
اس رہبروں کے دَور میں وہ رہبری کہاں

بطحا سے بے نیاز ہے، طیبہ سے بے خبر
سعی و عمل کی راہ میں اب اُمتی کہاں

Marfat.com

حاصل ہے گردِ راہِ نبیؐ کو جو روشنی
مہتاب و آفتاب میں وہ روشنی کہاں

لطف و کرم سے آپؐ کے ہر شے ہے فیض یاب
بے مثل ہیں حضورؐ مثال آپؐ کی کہاں

کیسے کہوں کہ مجھ کو ہے نسبت رسولؐ سے
وہ سُورجوں کا شہر کہاں، تیرگی کہاں

میری کہاں مجال کہ نعتِ نبیؐ کہوں
مدحِ رسولِ پاک کہاں، صابریؔ کہاں؟

جو سنتِ رسول کا حاصل نہیں حمیدؔ
کہنے کو بندگی ہے، مگر بندگی کہاں

Marfat.com

⦿

نبیؐ نے نقابِ حسیں جب اُٹھائی
ہوئی چشمِ دل پر حقیقت کشائی

وہاں ہے مری جستجو کی رسائی
جہاں سب کی ہوتی ہے مشکل کشائی

محمدؐ کی عادت سراپا نوازش
محمدؐ کا دستور سب کی بھلائی

وہ سلطانِ اقلیمِ حسنِ وفا ہے
جسے مل گئی مصطفےٰؐ کی گدائی

اُسی کے دل و جاں منور ہوئے ہیں
کہ شمعِ اطاعت ہے جس نے جلائی

Marfat.com

مہک سب گلوں نے چہک بلبلوں نے
نبیؐ پر بصد شوق و نازاں لٹائی

درِ رحمتِ حق کھلے گا یقیناً
جو میری دُعا بہہ کے اشکوں میں آئی

لقب رحمتِ حق ہے قرآں میں جس کا
اُسی کا خدا ہے اُسی کی خدائی

لبوں پر جو آیا ہے نامِ محمدؐ
مجھے قیدِ غم سے ملی ہے رہائی

سلام آئے عرشِ معلیٰ سے پیہم
لبِ دل پہ نعتِ نبیؐ جب سجائی

حمیدؔ اُنؐ کا فیض و کرم اللہ اللہ
کہ بگڑی ہوئی بات میری بنائی

Marfat.com

⊙

جب عشقِ مصطفےؐ مرا ایمان ہو گیا
مجھ کو جمالِ ذات کا عرفان ہو گیا

جو دل سے ہو گیا ہے غلامِ شہِؐ زمن
دُنیا کے بادشاہوں کا ارمان ہو گیا

اب بارشیں ہیں دل پہ نشاطِ حیات کی
مجھ پر غمِ رسولؐ کا احسان ہو گیا

اللہ رے یہ شان رسالت مآبؐ کی
جبریل در پہ آیا تو دربان ہو گیا

Marfat.com

دروازہ کھل گیا ہے جو خلقِ حضورؐ کا
خلقت میں عام آپؐ کا فیضان ہو گیا

سرکارِؐ کائنات نے جس دم نگاہ کی
میں شہرِ دین و دل کا نگہبان ہو گیا

اللہ کی زبان بیانِ رسولؐ ہے
فرمان جو ملا ہے وہ قرآن ہو گیا

کھلنے لگے نگاہ پہ اسرارِ لاالٰہ
میں جب نبیؐ کی راہ میں قربان ہو گیا

پردہ اُٹھا ہے رُوئے محمدؐ سے جب حمیدؔ
آئینہ شش جہات کا حیران ہو گیا

Marfat.com

⊙

جب ہو نصیب آپؐ کا دربار دیکھنا
شہرِ تجلیات کے انوار دیکھنا

بطحا کا شہر طیبہ کے بازار دیکھنا
ہر سُو غمِ نبیؐ کے خریدار دیکھنا

طیبہ کے ذرّے ذرّے کو اے زائرِ حرم
ہم شکلِ مہر و ماہ ضیاء بار دیکھنا

جس دم نظر میں گنبدِ خضریٰ کا ہو جمال
حُسنِ رسولِؐ پاک کا مینار دیکھنا

Marfat.com

بے تابیاں ملی ہیں جو عشقِ رسولؐ میں
چھن جائے وہ نہ دولتِ بیدار دیکھنا

جب لو لگی ہو رُوح کی بزمِ رسولؐ سے
اپنے چراغِ دل کو ضیا بار دیکھنا

سوچوں کی انجمن میں جب آئیں مرے حضورؐ
سر کو جھکا کے جلوۂ سرکار دیکھنا

تفسیر پڑھ کے دیکھ لے اُمّ الکتاب کی
جس کو بھی ہو حضورؐ کا کردار دیکھنا

سلطانِ ممکنات بلائیں گے جب کبھی
ہو جائیں گے سفر کے بھی آثار دیکھنا

گزرے جو والہانہ دیارِ حبیب سے
حق کی بہارِ دین کا گلزار دیکھنا

Marfat.com

اے دل وہ بارگاہِ رسالت مآب ہے
ٹوٹے وہاں نہ ضبط کا پندار دیکھنا

جب دل جھکاؤ فکرِ سخن کے لیے حمیدؔ
نعتِ نبیؐ سے ذہن کو سرشار دیکھنا

Marfat.com

جسے شوقِ دیدارِ طیبہ رہا ہے
اُسی پر درِ شہرِ جنت کھلا ہے

ستم جس پہ دُنیا نے جتنا کیا ہے
کرم اُس پہ سلطانِؐ دیں کا ہوا ہے

فنا کیوں نہ ہو جاؤں راہوں میں اُنؐ کی
محمدؐ کے قدموں میں خلدِ بقا ہے

خدا کی ہے مرضی محمدؐ کی مرضی
رضائے محمدؐ رضائے خدا ہے

بظاہر ہے جو سبز گنبد کی صورت
حقیقت میں وہ منزلِ ارتقا ہے

Marfat.com

مکاں میں ہیں جلوے قدم لامکاں پر
حبیبِ خدا مالکِ دوسرا ہے

وظیفہ مرے دل کا ہے یا محمدؐ
لبوں پر مرے وردِ صلِ علیٰ ہے

مجھے کیوں نشاطِ جہاں سے ہو رغبت
مرے دل کو حاصل غمِ مصطفےٰؐ ہے

شفائے☆ کریمانہ اُس کو عطا ہو
کہ زیرِ قدم جس کے خلدِ عطا ہے

مدد کیجیے پھر مددگارِ دوراں
مصائب میں انسان پھر مبتلا ہے

ملے مجھ کو توفیق سعی و عمل کی
حمید اب یہ دن رات میری دُعا ہے

☆ والدہ محترمہ کی ذہنی علالت کے دوران بارگاہِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ میں عرض کی اور اللہ کریم نے شفا بخشی۔

Marfat.com

⊙

زندہ ہُوں تڑپ دید کی آنکھوں میں بسا کر
اے مہرِ جہاں تاب مرے دل کو حرا کر

الحمد میں ڈوبی ہوئی منظور دُعا کر
اللہ مجھے جذبہء حسانؓ عطا کر

دل میں شہہِ کونین کی یادوں کو جگا کر
بیٹھا ہوں شبِ ہجر کی دہلیز پہ آ کر

یارب مرے جذبوں کو پذیرائی عطا کر
جارُوب کشی میں بھی کروں طیبہ میں جا کر

Marfat.com

ہاتھوں کو اُٹھا کر کبھی دامن کو بڑھا کر
کرتا ہوں محمدؐ کی طلب اشک بہا کر

درکار اگر ہے غمِ دُنیا سے رہائی
اسمائے پیمبرؐ کو شب و روز پڑھا کر

اللہ رے سرکارؐ کی یہ بندہ نوازی
سلطان بناتے ہیں گداؤں کو بلا کر

بنتے ہیں دیا بزمِ رسالتؐ کا وہی لوگ
لو اُنؐ سے لگاتے ہیں جو دُنیا کو بھلا کر

پلکوں کا قلم دھو کے وفاؤں کے عرق سے
اسمِ شہِؐ دیں دل کے صحیفے میں لکھا کر

میں بھی تو ثنا خوانِ رسولِؐ دو سرا ہوں
اے کاش کبھی نعت پڑھوں روضے پہ جا کر

Marfat.com

بیدار تمنا کو گھروندے میں طلب کے
رکھتا ہوں تعیش کی نگاہوں سے بچا کر

اے کاش سرِ حشر یہ بر آئے تمنا
سرکارؐ کہیں دیکھو وہ آیا مرا چاکر

اے کاش حمیدؔ اُنؐ کے درِ پاک پہ پہنچے
نعتوں کے حسیں پھولوں کا گلدستہ سجا کر

Marfat.com

⊙

جس کے دیارِ دل پہ ترے غم کا راج ہے
اُس کو نشاطِ دہر کی کب احتیاج ہے

ہر دور میں نظامِ مسیحائے ہر زماں
دُکھیا کا آسرا ہے دُکھوں کا علاج ہے

فرمانِ مصطفٰےؐ پہ جو قربان ہو گیا
اُس کے لیے بقائے دو عالم کا تاج ہے

متروک آج کل ہیں روایاتِ شاہِؐ دیں
خود ساختہ عذاب کی زد میں سماج ہے

Marfat.com

اوصافِ مصطفیٰؐ تو ہیں میری زبان پر
الحادیوں کے قلب میں کیوں اختلاج ہے

جھکتی ہے اُن کے در پہ سلاطین کی جبیں
جن کے سروں پہ صدقِ رسالت کا تاج ہے

جس کو غمِ رسولؐ کا عرفان ہو گیا
اُس کے لیے نشاطِ جہاں کا خراج ہے

اب ذکر ہے لبوں پہ رسولِؐ کریم کا
مجھ کو نہ اب جہاں میں کوئی کام کاج ہے

ہر اک ستم رسیدۂ دُنیا کو اے حمیدؔ
سرکارؐ کے کرم کی سدا احتیاج ہے

Marfat.com

◉

اے وجہِ نمودِ شمس و قمرؐ اے نورِ مجسمؐ کیا کہنا
اے روشنیٔ تہذیب و ادب، اے صبحِ دو عالم کیا کہنا

انسان کے لاغر جسموں کو جینے کی ادائیں بخشی ہیں
اے محسنِ عالم کیا کہنا، اے مشفقِ اعظم کیا کہنا

توحید و رسالت کے نعرے ہر سمت فضا میں گونج اُٹھے
دُنیا میں خدا کی عظمت کے لہرا دیے پرچم کیا کہنا

سردار ہوئے سرداروں کے، غم خوار ہوئے غمداروں کے
یہ موجِ نوازش صلِ علیٰ، یہ بحرِ مکرم کیا کہنا

Marfat.com

ہر درد کا چارہ درد ترا، ہر غم کا مداوا غم ہے ترا
ابروئے کرم کی جنبش ہے، ہر زخم کا مرہم کیا کہنا

اللہ کی شوکت و عظمت کا، کفار سے لوہا منوایا
تکفیر کے دل پر گاڑھ دیا اسلام کا پرچم کیا کہنا

جو در پہ بھکاری آتا ہے، منہ مانگی مرادیں پاتا ہے
اے جذبِ عطا، اے دستِ سخا، اے رحمتِ عالم کیا کہنا

دن رات حمیدؔ عاجز پر اکرام کی بارش ہوتی ہے
یہ لطفِ مسلسل کیا کہنا، یہ شفقتِ پیہم کیا کہنا

Marfat.com

◉

رنجور اُنؐ کے ذکر سے مسرور ہو گئے
بے نور جو چراغ تھے پُرنور ہو گئے

اللہ رے یہ مہرِ رسالت کا التفات
گمراہ سائے دہر سے کافور ہو گئے

زیبِ صنم کدہ تھے جو اصنامِ کائنات
اِک ضرب لا اِلٰہ سے سب چُور ہو گئے

اب تو عطا ہو مرہمِ رحمت مرے حضورؐ
جو زحمتوں کے زخم تھے ناسور ہو گئے

Marfat.com

خورشیدِ حق نے جن پہ کرم کی نگاہ کی
وحدت کے نور سے سبھی معمور ہو گئے

فرمان جو دیے ہیں رسولِؐ کریم نے
خلقِ خدا کے واسطے دستور ہو گئے

اُتنے قریب آ گئے طوفانِ حادثات
جتنے نبیؐ کی راہ سے ہم دُور ہو گئے

جب مل گیا زباں کو وسیلہ حضورؐ کا
سب سلسلے دُعاؤں کے منظور ہو گئے

کب جانتا تھا کوئی تمھیں دہر میں حمیدؔ
مدحِ رسولِؐ پاک سے مشہور ہو گئے

Marfat.com

مری جبیں کو محمدؐ کا آستانہ ملا
نمازِ عشق ادا کرنے کا بہانہ ملا

فضائے شر کو اُخوت کا درس اُنھوںؐ نے دیا
بشر کو آپؐ سے اندازِ مخلصانہ ملا

سرِ غرور ادب سے جھکا ہے لمحوں کا
شہِؐ زماں کے غلاموں سے جب زمانہ ملا

نبیؐ کی صورت و سیرت کے نور سے مجھ کو
مذاقِ دید ملا ذوقِ عارفانہ ملا

Marfat.com

جو سر جھکا ہے رسولؐ خدا کی چوکھٹ پر
خدا گواہ اُسے تاجِ خسروانہ ملا

بصد نیاز بہاتا ہوں رات دن آنسو
نبیؐ سے دل کو عجب سوزِ جاودانہ ملا

نبیؐ کے ہجر میں ہے داغ داغ دل اپنا
زہے نصیبِ مرے دل کو یہ خزانہ ملا

ملی ہے نطقِ پیمبرؐ سے پتھروں کو زباں
شعورِ حسنِ سخن مجھ کو معجزانہ ملا

حمیدؔ عشقِ محمدؐ میں کھو گیا جس دم
جو ڈھونڈنا اُسے چاہا تو کچھ پتا نہ ملا

Marfat.com

⊙

جشنِ خیرُ الوریٰ ہے کیا کہنا
وردِ صلِ علیٰ ہے کیا کہنا

حضرتِؓ آمنہ کی قسمت میں
نورِ ربّ العلا ہے کیا کہنا

چشم و دل کے حسین آنگن پر
نور چھایا ہوا ہے کیا کہنا

جن و انس و ملک کے ہونٹوں پر
مرحبا مرحبا ہے کیا کہنا

Marfat.com

عرش کے راہروؐ کا نقشِ قدم
منزلِ ارتقا ہے کیا کہنا

مصطفےٰؐ کے لیے شب اسریٰ
مسندِ کبریا ہے کیا کہنا

نورِ توحید کفر کی شب میں
جلوہ آراء ہوا ہے کیا کہنا

جس کے سر پر ہے تاجِ اَکْمَلْتُ
خاتم الانبیاء ہے کیا کہنا

نورِ تسکینِ کائنات حمیدؔ
ہر طرف جلوہ زا ہے کیا کہنا

Marfat.com

⦿

جس پر خدا کے فضل سے لطفِ رسولؐ ہو
وہ شخص کائنات میں کیونکر ملول ہو

جس گھر سے ہوں بلند صدائیں درود کی
اُس گھر پہ رحمتوں کا مسلسل نزول ہو

آ جائے لب پہ نام جو خیرالانام کا
"لاریب لطفِ" ربِ دو عالم حصول ہو

چشمِ الم سے غم کے جو چشمے اُبل پڑیں
رونا مرا فراقِ نبیؐ میں قبول ہو

Marfat.com

کوثر کے جام میرے لبوں کے ہوں منتظر
تنہائیوں میں لب پہ جو ذکرِ رسولؐ ہو

اتنی سی آرزو ہے مرا نعتیہ کلام
اے کاش بارگاہِ نبیؐ میں قبول ہو

مر جاؤں جب کفن کے عوض میرے جسم پر
عرشِ بریں کے راہیؐ کے قدموں کی دُھول ہو

جس میں حمیدؔ پیش ہو آقاؐ کے رُوبرو
اُس ساعتِ سعید میں صدیوں کا طول ہو

Marfat.com

⦿

آفتابِ حق نے جب ڈالی ضیاء ایمان کی
ہو گئی انگنائی روشن زیست کے ایوان کی

میری مشکل جن کی چشم لطف نے آسان کی
وہ ہیں محبوبِ خداؐ تفسیر ہیں قرآن کی

اُس پہ قصر آگہی تعمیر ہم نے کر لیا
حبِ ختمؐ المرسلیں بنیاد ہے ایمان کی

ابر الطافِ نبیؐ چھایا ہوا ہے چار سو
کشتِ دل پر ہو رہی ہیں بارشیں فیضان کی

Marfat.com

اونگھتے دل جاگ اُٹھے مردے بھی زندہ ہو گئے
دہر میں گونجی صدا جب ناطقؐ قرآن کی

مرحبا خود ربِ اکبر میزباں جس کا بنا
حبذا کیا عظمتیں ہیں عرش کے مہمانؐ کی

اُس دلِ خوش بخت کا فردوس کرتا ہے طواف
جس کے سانسوں میں ہے خوشبو آپؐ کے فرمان کی

فرشِ صدر المرسلیں ہے عرشِ اعظم کی مراد
اتباعِ شاہِؐ دیں معراج ہے انسان کی

میں بہ فیضِ نقش پائے ہادیٔ کون و مکاں
چن رہا ہوں منزلیں ہر گام پر ایقان کی

اُس کے استقبال کو خود آ گئی خلدِ بریں
جس نے راہِ مصطفیٰؐ میں زندگی قربان کی

Marfat.com

کیوں نہ ہوں تابندہ میری آرزو کے قمقمے
چشم و دل میں روشنی ہے آپؐ کے فرمان کی

موجِ خودسر جب کبھی ٹکرائے دل کی ناؤ سے
یا نبیؐ کہہ کر طنابیں کھینچ لو طوفان کی

اے فرشتو یاد رکھنا حشر کے میدان میں
نعت گوئی ہی علامت ہے مری پہچان کی

جب لکھا نامِ محمدؐ مصطفےٰؐ تو اے حمیدؔ
جگمگا اُٹھی ہے قسمت مدح کے عنوان کی

Marfat.com

⊙

جب سے ہے چشمِ شوق کو عرفاں حضورؐ کا
دل ہے بصد نیاز ثنا خواں حضورؐ کا

ضوبار کیا لبوں پہ ہے قرآں حضورؐ کا
یہ ذاکرانِ حق پہ ہے احساں حضورؐ کا

لاریب اُس کا ربِ دو عالم ہے میزباں
قسمت سے ہو گیا ہے جو مہماں حضورؐ کا

معراجِ زندگی کا سلیقہ عطا کیا
احسان مند کیوں نہ ہو انساں حضورؐ کا

Marfat.com

جب منظرِ جہاں پہ اُٹھاتا ہوں چشمِ دل
میں دیکھتا ہوں جلوۂ خنداں حضورؐ کا

رحمت کا شامیانہ ہے زحمت کی دھوپ میں
احساں حضورؐ کا ہے یہ احساں حضورؐ کا

ہجرِ نبیؐ کے پھولوں سے اُگنے لگی ضیاء
آیا جو یومِ جشنِ چراغاں حضورؐ کا

دل کی جبیں بھی جھک گئی نظروں کے ساتھ ساتھ
دیکھا ہے جب بھی رُوئے درخشاں حضورؐ کا

میری طرف جو دھوپ بڑھے گی تو اے حمید
میں اوڑھ لوں گا حشر میں داماں حضورؐ کا

Marfat.com

⊙

نبیؐ الانبیاء کا نام کیا دل کی زباں پر ہے
نچھاور رحمتِ باری مرے حُسنِ بیاں پر ہے

مکاں سے لامکاں تک چل رہا ہے آپؐ کا سکہ
خدا شاہد حکومت آپؐ کی کون و مکاں پر ہے

زمیں والے عبارت کر رہے ہیں جس کو سورج سے
نبیؐ کا نقشِ پا روشن جبینِ آسماں پر ہے

خدا نے رحمتِ کونین کہہ کر یاد فرمایا
عنایت سرورِؐ کونین کی سارے جہاں پر ہے

Marfat.com

نظر آئے گا حسنِ لم یزل ذرّوں کے سینوں میں
اگر بنیادِ ایماں عشقِ سلطانِ زماں پر ہے

فرشتے سر بہ خم ہیں گنبدِ خضریٰ کی چوکھٹ پر
جبینِ نور کا سجدہ بھی نوری آستاں پر ہے

امامؐ المرسلیں کا مقتدی ہر شخص ہو جائے
بقیدِ ہوش لازم اقتدا پیرو جواں پر ہے

وظیفہ کیجیے صلِّ علیٰ کا کنجِ خلوت میں
یہ وردِ پاک جاری خالقِ کل کی زباں پر ہے

حمیدؔ اُنؐ پر متاعِ جان و دل کیونکر نہ قرباں ہو
بہرصورت نبیؐ کا حق ہمارے جسم و جاں پر ہے

Marfat.com

⊙

جب مرے دل کو نبیؐ کا آستاں مل جائے گا
آرزوؤں کی زمیں کو آسماں مل جائے گا

نقشِ پائے مصطفےؐ چومے گا جب ذوقِ نظر
بے نشاں کی جلوہ گاہوں کا نشاں مل جائے گا

بام و در پر جب رقم کر لو گے فرمانِ رسولؐ
شہرِ غم کو جلوۂ امن و اماں مل جائے گا

باغِ ناموسِ نبیؐ پر جو بھی چھڑکے گا لہو
اُس کو فردوسِ حیاتِ جاوداں مل جائے گا

Marfat.com

اس فضا کے کان میں بھر دو جو آوازِ بلالؓ
اونگھتے ماحول کو کیفِ اذاں مل جائے گا

میں ہوں مداحِ نبیؐ محشر کی دھوپوں میں مجھے
غم گسارِ عاصیاں کا سائباں مل جائے گا

عشق جب پہنائے گا نعتِ پیمبرؐ کا لباس
گونگے حرفوں کو لطافت کا بیاں مل جائے گا

شاخِ دل پر جب کھل اُٹھیں گے درودوں کے گلاب
سرورِؐ دیں کا مہکتا گلستاں مل جائے گا

جب حمیدؔ آنکھیں چھلک اُٹھیں گی آقاؐ کے حضور
داستانِ سوزِ غم کو ترجماں مل جائے گا

Marfat.com

سورج میں اور چاند میں تنویر آپؐ سے
چمکی ہے دو جہان کی تقدیر آپؐ سے

جب فرش سے گئے ہیں سرِ عرشِ آگہی
نوعِ بشر کی بڑھ گئی توقیر آپؐ سے

آزاد ہو گئے ہیں اسیرانِ درد و غم
ٹوٹی ہے جبر و قہر کی زنجیر آپؐ سے

پھیلی ہے بت کدوں میں ضیاء لا الٰہ کی
مٹ کر رہی ہے ظلمتِ تکفیر آپؐ سے

Marfat.com

روحیں اُداس ہیں نہ بدن کوئی مضمحل
کیفِ نشاط لے گئے دلِ گیر آپؐ سے

بخشا ہے فکر و حرف کو تمکین کا لباس
تابندہ علم و فن کی ہے تقدیر آپؐ سے

سرکارؐ کی ثنا سے ہے شہرت حمیدؔ کی
پائی ہے اِس کے فکر ہنے تشہیر آپؐ سے

Marfat.com

⊙

جب سے ملا ہے سرورِ دوراں کا در مجھے
کہتے ہیں تاجدارِ جہاں تاج وَر مجھے

خیرُ البشرؐ کے نور سے منزل ہے نور بار
گمراہ کیا کریں گی یہ ظلماتِ شر مجھے

ناموسِ مصطفےٰؐ پہ کروں جان و دل نثار
مل جائے کاش یہ شرفِ معتبر مجھے

ضوباریاں نجوم کی بخشیں بصد کرم
دیکھا ہے جب حضورؐ نے باچشمِ تر مجھے

Marfat.com

پھر گھورتے ہیں درد کے لمحات یا نبیؐ
پھر حادثات کرتے ہیں زیر و زبر مجھے

اس زحمتِ حیات میں اے رحمتِ تمام
درکار التفات کی ہے اک نظر مجھے

پرواز کر رہا ہوں سرِ عرشِ آرزو
بخشے مرے حضورؐ نے وہ بال و پر مجھے

شاہوں کو رشک آئے مرے بخت پر حمیدؔ
کہہ دیں مرے حضورؐ جو دریوزہ گر مجھے

Marfat.com

جہانِ خیر و شر میں جب ہوئے خیرُ البشرؐ پیدا
تو پہلو سے شبِ غم کی ہوا نورِ سحر پیدا

سلام آئیں نہ کیونکر پے بہ پے عرشِ معلیٰ سے
ہُوا ہے بحر و بر میں بادشاہِ بحر و بر پیدا

فسردہ گلستانوں میں بہارِ زندگی آئی
ہوئے سوکھے درختوں سے اُمیدوں کے ثمر پیدا

نبیؐ کی گردِ رہ سے کہکشاں نے روشنی پائی
نبیؐ کے نقشِ پا سے ہو گئے شمس و قمر پیدا

Marfat.com

محمدؐ جس کی نظروں میں متاعِ ہر دو عالم ہیں
نہ ہوگی اُس کے دل میں آرزوئے سیم و زر پیدا

یہ خورشیدِ رسالت کی توجہ کا نتیجہ ہے
ہوئی ہے دیدۂ بے تاب میں تابِ نظر پیدا

جدھر اُٹھی نگاہِ التفاتِ سرورِؐ عالم
ہوئے ہیں پتھروں کی کوکھ سے لعل و گہر پیدا

نبیؐ کے واسطے سے جو بھی مانگوں مجھ کو مل جائے
حمیدؔ اتنا تو ہو جائے دُعاؤں میں اثر پیدا

Marfat.com

⦿

موت کی بستی میں اب جینا مجھے دُشوار ہے
یا رسولؐ اللہ کرم کی اک نظر درکار ہے

ہر طرف خونِ مسلماں بہہ رہا ہے آج کل
شہر میں محشر بپا ہے راہ میں آزار ہے

اس پہ الطاف و کرم اے سبز گنبد کے مکیں
سُرخ طوفانوں سے اُمت آپؐ کی دوچار ہے

یا نبیؐ اب جلوۂ منزل نظر آتا نہیں
رہگذارِ زیست میں اب ہجر کی دیوار ہے

اِس مصائب کے سمندر میں ہے طغیانی کا شور
آپؐ کی چشمِ عنایت ہو تو بیڑا پار ہے

Marfat.com

اُونگھتا ہے دشتِ گمراہی میں دل کا قافلہ
رُوحِ ایماں سو چکی ہے اور بدن بیدار ہے

جس جگہ شمس الضحیٰؐ نے رکھ دیا اپنا قدم
اُس جگہ کا ذرّہ ذرّہ مطلعِ انوار ہے

ہو بہو ہے چہرۂ انور جمالِ کبریا
سربسر تفسیرِ قرآنِ متیں کردار ہے

اللہ اللہ آپؐ کے دارالشفا کا یہ مقام
جو مسیحائے جہاں ہے آپؐ کا بیمار ہے

کیف کی بارش نہ کیوں ہو آپؐ کے مے خوار پر
آپؐ کی صہبائے حق سے جامِ دل سرشار ہے

اب حمیدؔ صابری کو مل گیا عشقِ رسولؐ
اب حریمِ دل میں شمعِ آگہی ضوبار ہے

Marfat.com

⦿

میں جذبوں میں اتنا اثر چاہتا ہوں
رسولؐ خدا کی نظر چاہتا ہوں

جھلک جس میں رُوئے نبیؐ کی ہو روشن
میں اِک ایسا داغِ جگر چاہتا ہوں

نہ گلزارِ دُنیا، نہ فردوسِ رضواں
میں چاہت نبیؐ کی مگر چاہتا ہوں

کرم نخلِ دل پہ رسولِؐ مکرم
میں ذوقِ طلب کا ثمر چاہتا ہوں

Marfat.com

مسافر ہوں سرکارِ دوراںؐ کے در کا
دیارِ نبیؐ کا سفر چاہتا ہوں

وہ بطحٰی کی ایمان افروز گلیاں
وہ طیبہ کا پرنور در چاہتا ہوں

چھلکتا رہے جس سے عشقِ محمدؐ
شبِ ہجر وہ چشمِ تر چاہتا ہوں

محمدؐ کے جلوے تھے جس میں درخشاں☆
وہی لمحہ بارِ دِگر چاہتا ہوں

حمیدؔ اب نہیں اور کوئی تمنا
مدینے کے شام و سحر چاہتا ہوں

☆ یہ بھی ایک قلبی واردات کی ترجمانی ہے۔

Marfat.com

اِدھر غنچے چٹکتے ہیں، اُدھر تارے دمکتے ہیں
نبیؐ کے ذکر سے ارض و سما کے دل دھڑکتے ہیں

صبا جس دم درودوں کی بہاریں لے کے آتی ہے
کرم کے پھول اُمیدوں کے گلشن میں مہکتے ہیں

تصور میں جب آتا ہے جمالِ گنبدِ خضریٰ
تمناؤں میں ڈھل کر آنکھ سے آنسو چھلکتے ہیں

نبیؐ کی یاد کے جگنو ہیں روشن جن کے پہلو میں
اندھیروں میں وہ دل خورشید کی صورت چمکتے ہیں

Marfat.com

مدینہ ہجر کے صحرا میں جس دم یاد آتا ہے
کٹورے آبلوں کے غم کی ٹھوکر سے چھلکتے ہیں

رہِ عشق محمدؐ میں جنھیں چلنے کی عادت ہے
نہ وہ جذبے جھجکتے ہیں نہ وہ راہی ٹھٹکتے ہیں

کوئی اے کاش یہ کہہ دے جمالِ حق کے پیکر سے
تڑپتی ہیں نگاہیں' دید کے ارماں سسکتے ہیں

بھلا بیٹھے ہیں جو سرکارؐ کی تابندہ منزل کو
وہی کم بخت گمراہی کے جنگل میں بھٹکتے ہیں

چمن میں جب حمیدؔ آتی ہے خوشبو شاہِ دوراں کی
وفا کی ٹہنیوں پر عشق کے طائر چہکتے ہیں

Marfat.com

◉

زمینِ شر زدہ پر امن کے پیغام بر آئے
پیامِ خیر لے کر دہر میں خیرالبشرؐ آئے

رسولؐ اللہ کا ابرِ کرم برسا جو روحوں پر
منور چشم و دل کے آئینے یکسر نظر آئے

نبیؐ کے التفاتِ عام کی جس دم بہار آئی
فسردہ نخلِ ہستی پر مُرادوں کے ثمر آئے

رہِ حق میں جب آئی ہیں چٹانیں جبرِ باطل کی
تصور میں رسولِؐ آخری کے ہم سفر آئے

جھکا ہوں جب تصور میں شہِؐ امکاں کی چوکھٹ پر
مرے دل کی جبیں کو چومنے شمس و قمر آئے

Marfat.com

کسی نے ذکر جب چھیڑا ہے کیفِ باغِ رضواں کا
مری سوچوں میں طیبہ کے مہکتے بام و در آئے

مدینے کے سفر میں ہر قدم سجدے کروں میں بھی
تمنائے زیارت میرے دل کی بھی جو بر آئے

دریچے جب کھلے ہیں قصرِ انوارِ پیمبرؐ کے
مرے تاریک آنگن میں مہ و انجم اُتر آئے

مروں اے کاش جا کر میں بھی دہلیزِ رسالت پر
میسر جیتے جی مجھ کو بھی طیبہ کا سفر آئے

جو ذرّے اُڑ گئے تھے نقشِ پائے مصطفیٰؐ چھو کر
وہ ذرّے کہکشاں کے نور کا پیکر نظر آئے

ملا اذنِ حضوری جب بھی دربارِ رسالت سے
حمیدؔ اشکِ تشکر غم کی پلکوں پر اُبھر آئے

Marfat.com

⊙

ہوئی ہے آپؐ کی جب رونمائی یارسولؐ اللہ
خدا شاہد ہوئی شیدا خدائی یارسولؐ اللہ

سرورِ آگہی حاصل ہوا ہے ایسے مے کش کو
مئے وحدانیت جس کو پلائی یارسولؐ اللہ

مریضِ سرورِؐ دیں ہوں، شفا مجھ کو بھی مل جائے
ملے اندوہِ دُنیا سے رہائی یا رسولؐ اللہ

مجھے پھر گھورتے ہیں تلخیِ ماحول کے سائے
کریں مشکل میں پھر مشکل کشائی یارسولؐ اللہ

Marfat.com

پڑھی جائے مری فردِ عمل جس دم سرِ محشر
نہ ایسے میں ہو میری جگ ہنسائی یارسولؐ اللہ

غمِ دُنیا کے نشتر چبھ رہے ہیں دیدہ و دل میں
دُہائی ہے، دُہائی ہے، دہائی یا رسولؐ اللہ

حمیدؔ صابری کے جان و دل ہی کیا نچھاور ہیں
خدا ہے آپؐ کا خود بھی فدائی یا رسولؐ اللہ

Marfat.com

⦿

وہ جس کو ہوئی ہے زیارت نبیؐ کی
نہیں انتہا اُس کی خوش قسمتی کی

کھلا اُس پہ دروازہ خلدِ بریں کا
محمدؐ کی جس شخص نے پیروی کی

سحر کار ہو سحرِ شب سے بچا لو
مسلماں پہ ہیں یورشیں سامری کی

دِکھا دو رسالت کا رُخ یا محمدؐ
نگاہوں کو ہے آرزو آگہی کی

Marfat.com

میں کشکولِ دل لے کے حاضر ہُوا ہوں
خدارا ملے مجھ کو دولت خودی کی

اُسے رُوئے مقصد کا غازہ بنا لوں
اگر خاک مل جائے شہرِ نبیؐ کی

اُجالوں☆ سے خیرہ تھی چشمِ عقیدت
نظر آئی جس وقت صورت نبیؐ کی

قبول آپؐ کر لیں اگر شعر کوئی
چمک اُٹھے قسمت مری شاعری کی

حمیدؔ اُس کے مدحت سرا ہوں فرشتے
کرے صدق دل سے جو حرمت نبیؐ کی

☆ گزشتہ وارداتی شعری حوالہ

Marfat.com

⦿

صدائے ایماں کلام تیراؐ سرورِ جاں ہے پیام تیراؐ
رَچی ہے سانسوں میں تیریؐ خوشبو ہے دھڑکنوں میں خرام تیراؐ

سسک رہا تھا جہاں میں انساں، عروج پر تھا فریبِ شیطاں
شعور جینے کا تو نے بخشا، نظامِ حق ہے نظام تیراؐ

اُس ارضِ عالی کی عظمتوں پر کرے نہ کیوں رشک عرشِ اعظم
وہ فخرِ بطحا وہ شہرِ طیبہ کہ اب جہاں ہے قیام تیراؐ

کہیں نہیں کوئی تیرا ثانی کہ تیریؐ عظمت جہاں نے مانی
خدائے برتر کے بعد لازم جہاں پہ ہے احترام تیراؐ

Marfat.com

جدھر جدھر ہے جمال تیراؐ اُدھر ادھر ہے کمال تیراؐ
سرور میں جھومتے ہیں انساں جہاں جہاں ہے پیام تیراؐ

بھرم ہے قائم عطا کا تجھؐ سے، ہے بول بالا سخا کا تجھؐ سے
کرم سراپا ہے تیراؐ شیوہ، لقب ہے خیرالانام تیراؐ

جمالِ حق کا ظہور تجھؐ سے، بشر کو دیں کا شعور تجھؐ سے
حدیثِ قدسی ہے تیراؐ فرماں، کلامِ رب ہے کلام تیراؐ

حمیدؔ کے فکر سے ہے بالا، تریؐ پہنچ تیری شانِ والا
خدا ہی جانے تری بزرگی، خدا ہی جانے مقام تیراؐ

Marfat.com

⊙

محبوبؐ کبریا کو پکاریں گے دوستو
بگڑا ہوا نصیب سنواریں گے دوستو
بطحا کی آب سے کبھی طیبہ کی تاب سے
ہم بھی رُخِ حیات نکھاریں گے دوستو

⊙

سرشار ہے دل ذکرِ رسولِ دوسرا سے
ہونٹوں پہ ہے سرکارؐ کی عظمت کا ترانہ
یہ سرورِؐ کونین کی سنت کا اثر ہے
کرتا ہے مرے حکم کی تعمیل زمانہ

نوٹ: قافیہ کی مجبوری کے تحت استعمال کیا ہے۔ یہاں زمانہ سے مراد دُنیا ہے۔

Marfat.com

⦿

ہر گھڑی اسمِ نبیؐ لب پہ سجائے رکھنا
یہ وظیفہ بھی ضروری ہے غلاموں کے لیے؟
ہر گھڑی اُنؐ کے تصور میں رہا کرتے ہیں
ہر گھڑی کیفِ حضوری ہے غلاموں کے لیے؟

⦿

مجھے راہِ عقبیٰ کا کیا ہو خطر؟
نبیؐ کی محبت ہے زادِ سفر
مری عاقبت خوب ہوگی حمیدؔ
نبیؐ کی نظر ہے مرے حال پر

Marfat.com

⦿

زندگی کا سفر، لاکھ ہو پر خطر، تم پکارے چلو یا نبیؐ یا نبیؐ
دن ہو یا رات ہو، شام ہو یا سحر تم پکارے چلو یا نبیؐ یا نبیؐ
راہِ دُنیا ہو یا منزلِ آخرت، چاہتے ہو اگر عظمتوں کا نگر
دَم بہ دَم ہر گھڑی، ہر قدم، ہر ڈگر، تم پکارے چلو یا نبیؐ یا نبیؐ

⦿

زیارت کے لیے جس وقت میں بے تاب ہوتا ہوں
دلِ سوزاں مری پلکوں میں اشکِ غم پروتا ہوں
نہ پوچھو حال کیا ہوتا ہے میرے قلبِ مضطر کا؟
مدینے کو روانہ جب کوئی خوش بخت ہوتا ہے

Marfat.com

⦿

اس طرف بھی حادثے ہیں اُس طرف بھی حادثے
زندگی کا لمحہ لمحہ بن گیا ہے واردات
کفر کی اب یورشیں ہیں عالم اسلام پر
یا رسولؐ اللہ اُمت پر نگاہِ التفات

⦿

حضورؐ جس پہ کرم کی نگاہ کرتے ہیں
زمانے☆ بھر کا اُسے بادشاہ کرتے ہیں
گریز کرتے ہیں جو ذکرِ مصطفےٰؐ سے حمید
قسم خدا کی وہ خود کو تباہ کرتے ہیں

☆ یہاں بھی زمانہ سے مراد دُنیا ہے

Marfat.com

⦿

عجز کے پھول چن رہا ہوں میں
بارگاہِ شہِؐ ہُدا کے لیے
آنسوؤں کے پرو رہا ہوں ہار
نذرِ محبوبِؐ کبریا کے لیے

⦿

وہ اخی کی شان، وہ جذبِ اخوت بخش دیں
ربطِ باہم کا سلیقہ جانِ رحمت بخش دیں
اختلافِ باہمی نے کر دیا رُسوا ہمیں
عہدِ رفتہ کی وہی پھر شان و شوکت بخش دیں

Marfat.com

⦿

کیا غم ہے جو دُنیائے طلب زیر و زبر ہے؟
لیکن مرے حالات پہ آقاؐ کی نظر ہے
گلزارِ دل و جاں میں ہے سرکارؐ کی خوشبو
یہ گنبدِ خضریٰ کی بہاروں کا اثر ہے

⦿

جب اُنؐ کا نام سنتا ہوں طلب بے تاب ہوتی ہے
چھلک اُٹھتی ہیں آنکھیں اُنؐ کے ذکرِ پاک پر میری
سلام آئیں بقا کے کیوں نہ مجھ پر شہرِ فانی میں
نچھاور دولتِ جاں ہے شہِؐ لولاک پر میری

Marfat.com

⊙

عرفانِ خودی دے کے مرے جذبِ نظر کو
اللہ نے عُسرت میں کیا مجھ کو تونگر
کشکولِ طلب جب بھی بڑھایا ہے تو مجھ کو
داتا نے نوازا مری اوقات سے بڑھ کر

⊙

دل پر خدا کے لطف کی جب انتہا ہوئی
آنکھوں کو مصطفیٰؐ کی تجلی عطا ہوئی
توقیر بڑھ گئی مری عزت سوا ہوئی
منصب مرا حضورؐ کی مدح و ثنا ہوئی

Marfat.com

⊙

ذرّہ ہے آفتاب عنایت سے آپؐ کی
ہم معتبر جہاں میں ہیں نسبت سے آپؐ کی
ہر گام راہِ زیست میں زحمت کی ہر چٹان
مسمار ہوتی جاتی ہے رحمت سے آپؐ کی

⊙

قلب جس کا اگر مدینہ نہیں
اُس کا جینا تو کوئی جینا نہیں
عکسِ حسنِ نبیؐ سے جو ہے تہی
سنگ ہے سنگ وہ نگینہ نہیں

Marfat.com

⊙

اب حرفِ تمنا ہے لبوں پر نہ شکایت
اب میری دُعا اشکِ ندامت میں ڈھلی ہے
درکار ہے ایسے میں نظر لطف و کرم کی
اے رحمتِ کونین یہ زحمت کی گھڑی ہے

⊙

جھک رہی ہے کفر کے در پر مسلماں کی جبیں
ماورا اس کی نظر سے ہے درِ حق الیقیں
متحد کافر ہوئے اس کو مٹانے کے لیے
المدد بہرِ خدا یا رحمۃً للعالمیں

Marfat.com

دل غم سے ہے نڈھال کرم کیجیے حضورؐ
جینا ہے اب محال کرم کیجیے حضورؐ
رنجیدہ ہیں حروف، مصائب کا دور ہے
رنجور ہے خیال کرم کیجیے حضورؐ

حمیدؔ لطفِ نبیؐ کی بہار مہکی ہے
کہ دل میں پھول مرادوں کے مسکراتے ہیں
جنھیں حضورؐ بلاتے ہیں حاضری کے لیے
وہ خوش نصیب ہیں جو بھی مدینہ جاتے ہیں

Marfat.com

نظر میں اُن ؐ کی تجلّی سجائے بیٹھا ہوں
چراغِ حسن تیقّن جلائے بیٹھا ہوں
کبھی تو رہبرِ دوراں ؐ اِدھر سے گزریں گے
میں رہگزار میں آنکھیں بچھائے بیٹھا ہوں

حُبِّ رسولِ ؐ پاک سے سرشار دل رہے
بے ہوش ہو جو عقل تو ہشیار دل رہے
آنکھیں شبِ فراق اگر اونگھنے لگیں
لازم ہے اُن ؐ کی یاد میں بیدار دل رہے

Marfat.com

⊙

ادب ملحوظ رکھو، ذکرِ آقاؐ کی یہ محفل ہے
نیاز و شوق میں ڈھل کر سراپا عجز ہو بیٹھو
کہیں ایسا نہ ہو ہلکی سی اک نادان لغزش پر
زرِ ایماں، متاعِ دینِ و دل سے ہاتھ دھو بیٹھو

⊙

جذبۂ قرب کی توقیر ہے معراج کی رات
قابَ قوسین کی تفسیر ہے معراج کی رات
نورِ طالب سے ضیاء بار سرِ عرشِ بریں
حُسنِ مطلوب کی تنویر ہے معراج کی رات

Marfat.com

شعارِ اُسوۂ خیرالبشر ملبوس ہے جس کا
فریضہ شاہِؐ دیں کی حرمت و ناموس ہے جس کا
سلام آئیں نشاطِ دین و دل کے عرش سے اُس پر
غمِ غمخوارِ ہر عالم سے دل مانوس ہے جس کا

حضورؐ جس کو عزیز تر ہیں، ہر اک متاعِ عزیز تر سے
اُسی کا ایمان ہے مکمل، اسی کا بیدار ہے مقدر
اگر ہو طالب رضائے حق کے، تو میرے آقاؐ کو دل سے مانو
حضورؐ جس سے ہوئے ہیں راضی، اُسی سے خوش ہے خدائے برتر

Marfat.com

⊙

نہ دولت کی طلب مجھ کو' نہ حاجت جاہ و حشمت کی
شہِ کونین کے دربار کا ادنیٰ گدا ہوں میں
کھٹکتا ہوں میں کانٹے کی طرح چشمِ امارت میں
امیرِ شہر سے کہہ دو' فقیرِ مصطفیٰؐ ہوں میں

⊙

دل پر خدا کے لُطف کی جب انتہا ہوئی
نظروں کو مصطفیٰؐ کی تجلی عطا ہوئی
توقیر بڑھ گئی مری عزت سوا ہوئی
منصب مرا حضورؐ کی مدح و ثنا ہوئی

Marfat.com

غریبی آڑے آتی ہے

(نعتیہ نظم)

مدینے کا حسیں منظر اگر مجھ کو نظر آئے
مرے دل میں ترستی آرزوئے دید بر آئے
دُعائے بے اثر میں سبز گنبد سے اثر آئے
میسر کاش مجھ کو بھی مدینے کا سفر آئے
مگر بے بس ہوں، میری بے بسی مجھ کو رُلاتی ہے
کرم اے سرورِ عالم. ربی آڑے آتی ہے

رواں ہوتا ہے کوئی کارواں جس دم مدینے کو
طلب چھلکانے لگتی ہے جنوں کے آبگینے کو
ڈبو لیتا ہوں اشکوں میں تمنا کے سفینے کو
مَرا جاتا ہوں فرقت میں، کروں کیا ایسے جینے کو
مگر بے بس ہوں، میری بے بسی مجھ کو رُلاتی ہے
کرم اے سرورِ عالم! غریبی آڑے آتی ہے

Marfat.com

کوئی جب ذکر کرتا ہے مدینے کی فضاؤں کا
معطر کیف پرور نور میں ڈوبی ہواؤں کا
چمک اُٹھتا ہے منظر رحمتِ حق کی گھٹاؤں کا
سمٹ آتا ہے اشکوں میں اثر دل کی دعاؤں کا
مگر بے بس ہوں، میری بے بسی مجھ کو رُلاتی ہے
کرم اے سرورِ عالمؐ! غریبی آڑے آتی ہے

نگاہیں ڈھونڈتی ہیں رونقیں شہرِ رسالت کو
مٹاؤں کس طرح میں دید کے احساسِ حیرت کو
گلے کب تک لگاؤں اُس غمِ ہجراں کی شدت کو
مدینے آ نہیں سکتا، تڑپتا ہوں زیارت کو
مگر بے بس ہوں، میری بے بسی مجھ کو رُلاتی ہے
کرم اے سرورِ عالمؐ! غریبی آڑے آتی ہے

دیارِ نور سے جب بھی کوئی دیوانہ آتا ہے
نظر میں نور و نکہت کے مناظر بھر کے لاتا ہے
وہ جس لمحے حضوری کے ترانے گنگناتا ہے
حمیدِ زار کے ذوقِ طلب کو آزماتا ہے
مگر بے بس ہوں، میری بے بسی مجھ کو رُلاتی ہے
کرم اے سرورِ عالمؐ! غریبی آڑے آتی ہے

Marfat.com

Marfat.com

پیرزادہ حمید صابری صحیح معنوں میں ڈوب کر نعت کہتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی سے وہ والہیت کی حد تک عشق کرتے ہیں اور اسی جذبے نے ان کی نعتیں سنواری اور سجائی ہیں۔ ان کے مطالعے سے قاری پر بھی وہی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جس میں سے پیرزادہ حمید صابری نعتوں کی تخلیق کے لمحات میں گزرتے ہوں گے۔

احمد ندیم قاسمی

پیرزادہ حمید صابری کو میں نے بہت قریب سے دیکھا ہے۔ یہ باشعور، بلند نگاہ، ایک ذہین نوجوان شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سینے میں پرسوز دل رکھتا ہے۔ اس کی آنکھیں خوفِ خدا اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکرِ جمیل پر اکثر اشک بار ہو جاتی ہیں۔ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنا عرفان اور اپنے پیارے محبوب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق کا والہانہ جذبہ بخش کر محبت کا سرمایہ وافر مقدار میں عطا فرمایا ہے۔ اس کے نعتیہ اشعار اس حقیقت کا واضح ثبوت ہیں۔

یہ حق پسندی اور وسعتِ قلبی کی لازوال دولت سے مالا مال ہے' حمید صابری علم و فن میں دوسرے شعرا سے کم نہیں بلکہ اپنے احساسات و مشاہدات اور تجربات کو بڑے سلیقے سے شعری قالب میں ڈھال کر خواص و عوام سے دادِ تحسین حاصل کرنے کا ہنر خوب جانتا ہے۔

ڈاکٹر الحاجیہ حشمت آرا حجاب

ایک زمانہ ہوا، پیرزادہ سیّد حمید صابری اپنا نعتیہ کلام اپنے محدود وسائل اور نامساعد حالات کی بنا پر چھپوا نہ سکے، مگر گزشتہ پندرہ برس سے ملک بھر کے بڑے اخباروں اور مجلّوں میں ان کا نعتیہ کلام اور ملی نغمے چھپتے چلے آ رہے ہیں۔ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ وہ ایک کہنہ مشق شاعر اور مستند ادیب ہیں۔ میں انھیں ذاتی طور پر جانتا ہوں اور ان کے جوہرِ قابل کی قدر کرتا ہوں۔

سجاد حیدر

Marfat.com